

تکبر

- 16 تکبر کسے کہتے ہیں؟
- 22 تکبر کے 6 نقصانات
- 27 تکبر کی 19 علامات
- 35 انوکھی چھینک
- 36 تکبر کے مختلف انداز
- 39 تکبر کے 8 اسباب اور اُن کا علاج
- 43 خود کو حقیر سمجھنے کا طریقہ
- 47 بُرگان دین کی عاجزی کی دس حکایات
- 92 سات مفید اوراد



تکبر کی تباہ کاریوں، علامات اور علاج کا بیان

تَکْبَر

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحی کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

- نام رسالہ : تکبیر
 پیش کش : مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحی کتب)
 پہلی بار : ذوالقعدہ ۱۴۳۰ھ، اکتوبر 2009ء
 دوسری بار : محرم الحرام ۱۴۳۱ھ، جنوری 2010ء تعداد: 15000 (پندرہ ہزار)
 تیسری بار : جمادی الاولیٰ ۱۴۳۱ھ، اپریل 2010ء تعداد: 15000 (پندرہ ہزار)
 چوتھی بار : شعبان المعظم ۱۴۳۲ھ، جولائی 2011ء تعداد: 28000 (اٹھائیس ہزار)
 پانچویں بار : ربیع الآخر ۱۴۳۵ھ، فروری 2014ء تعداد: 5000 (پانچ ہزار)
 چھٹی بار : رجب المرجب ۱۴۳۵ھ، مئی 2014ء تعداد: 10000 (دس ہزار)
 ساتویں بار : رمضان المبارک ۱۴۳۶ھ، جون 2015ء تعداد: 4000 (چار ہزار)
 ناشر : مکتبۃ المدینہ باب المدینہ (کراچی)

تصدیق نامہ

تاریخ:..... حوالہ:.....
 الحمد للہ رب العلمین والصلوة والسلام علی سید المرسلین وعلی الہ واصحابہ اجمعین
 تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب
 ”تکبیر“

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلس تفتیش کتب و رسائل کی جانب سے نظر ثانی کی کوشش
 کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ
 کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کر لیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔
 مجلس تفتیش کتب و رسائل (دعوت اسلامی)

26 - 11 - 2009

E.mail:ilmia26@dawateislami.net

مدنی التجاء: کسی اور کو یہ رسالہ چھاپنے کی اجازت نہیں۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

”عاجزی کی برکتیں“ کے 13 حروف کی نسبت سے اس ”13 نیتیں“ کتاب کو پڑھنے کی

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ ۝ مسلمان کی نیت اس

کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج ۶، ص ۱۸۵)

دو مَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

﴿۲﴾ جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

﴿۱﴾ ہر بار حمد و ﴿۲﴾ صلوٰۃ اور ﴿۳﴾ تَعَوُّذ و ﴿۴﴾ تَسْمِیہ سے آغاز

کروں گا۔ (اسی صفحہ پر اوپر دی ہوئی دو عربی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیتوں پر عمل ہو جائے

گا)۔ ﴿۵﴾ حَتَّى الْوُسْعِ اِس کا باؤضو اور ﴿۶﴾ قَبْلَهُ رُوْمُطَالَعَه کروں گا ﴿۷﴾ قرآنی

آیات اور ﴿۸﴾ احادیثِ مبارکہ کی زیارت کروں گا ﴿۹﴾ جہاں جہاں ”اللہ“ کا نام

پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور ﴿۱۰﴾ جہاں جہاں ”سرکار“ کا اِسْمِ مبارک آئے گا وہاں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پڑھوں گا۔ ﴿۱۱﴾ شرعی مسائل سیکھوں گا۔ ﴿۱۲﴾ اگر کوئی

بات سمجھ نہ آئی تو علماء سے پوچھ لوں گا ﴿۱۳﴾ کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو

ناشرین کو تحریری طور پر مطلع کروں گا (مصنّف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اغلاط صرف زبانی

بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

المدينة العلمية

از: بانی دعوت اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علامہ
مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد لله على احسانه وبفضل رسوله صلى الله تعالى عليه وسلم
تبليغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ نیکی کی دعوت،
احیائے سنت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مصمم رکھتی ہے،
ان تمام امور کو حسن و خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا
ہے جن میں سے ایک مجلس ”المدينة العلمية“ بھی ہے جو دعوتِ
اسلامی کے علماء و مفتیانِ کرام کثرہم اللہ تعالیٰ پر مشتمل ہے، جس نے
خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبہ کتبِ علیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۲) شعبہ درسی کتب

(۳) شعبہ اصلاحی کتب (۴) شعبہ تراجم کتب

(۵) شعبہ تفتیش کتب (۶) شعبہ تخریج

”المدينة العلمية“ کی اولین ترجیح سرکارِ علیحضرت امام

اہلسنت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت، مُجِدِّ دین وملت، حامی سنت، ماحی بدعت، عالم شریعت، پیر طریقت، باعثِ خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتّٰی الوَسْعِ سہل اُسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ”دعوتِ اسلامی“ کی تمام مجالس بشمول ”المدينة العلمية“ کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنت البقیع میں مدفن اور جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

فہرِس

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
25	﴿۶﴾ جنت میں داخل نہ ہو سکے گا	9	نفاق و نار سے نجات
25	اس تکبر کا کیا حاصل!	10	میں اس سے بہتر ہوں
27	تکبر کی 19 علامات	11	تکبر نے کہیں کا نہ چھوڑا!
27	اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے	12	تم اسی حالت پر رہنا
28	عجمیوں کی طرح کھڑے نہ رہا کرو	12	سپڑ تاجراکیل کی گریہ و زاری
28	بیان کردہ حدیث کی تشریح	12	یہ عمرت کی جا ہے
29	اپنے سردار کے پاس اٹھ کر جاؤ	13	تکبر کا علم سیکھنا فرض ہے
	صحابہ کرام علیہم الرضوان کھڑے ہو کر تعظیم	14	تکبر سے بچنے کی فضیلت
29	کیا کرتے	15	اس رسالے میں کیا ہے؟
30	دُوری میں اضافہ ہوتا رہتا ہے	16	تکبر کے کہتے ہیں؟
31	جب حجام برابر آ کر بیٹھا.....	16	تکبر کی 3 اقسام
32	دیہاتیوں کو نیچے نہ بیٹھنے دیا	16	فروع و ذوب مرا
35	انوکھی چھینک	17	نمرو کی مچھر کے ذریعے بلا کرت
35	چھینک کی برکتیں	19	تکبر کرنے والے کی مثال
36	تکبر کے مختلف انداز	19	انسان کی حیثیت ہی کیا ہے؟
37	تکبر کے نتیجے میں پیدا ہونے والی بُرائیاں	20	عاشقان رسول کے بیٹھے بول کی برکات
37	تکبر سے جان چھڑا لیجئے	22	تکبر کے 6 نقصانات
	تکبر پر ابھارنے والے 8 اسباب اور ان	22	﴿۱﴾ اللہ تعالیٰ کا ناپسندیدہ بندہ
39	کا علاج		﴿۲﴾ مَدَنی آقا ﷺ کا تکبر کے لئے
40	علم سے پیدا ہونے والے تکبر کے علاج	23	اظہار نفرت
40	اہل علم کے تکبر میں مبتلا ہونے کا سبب	23	﴿۳﴾ بدترین شخص
41	عالم کا خود کو عالم سمجھنا	24	﴿۴﴾ قیامت میں رسوائی
42	خود کو عالم کہنے والا جاہل ہے!	24	﴿۵﴾ ٹخنے سے نیچے پا جاہل لگانا

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
56	دوسرا امام تلاش کرلو	43	سب سے زیادہ عذاب
57	مال و دولت سے پیدا ہونے والے تکبر کا علاج	43	خود کو حقیر سمجھنے کا طریقہ
57	بیلا حساب جہنم میں داخلہ	45	کافر کو کافر کہنا ضروری ہے
58	عاجزی کرنے والے دولت مند کے لئے خوشخبری	46	یہ مجھ سے بہتر ہے
58	مالدار تکبر کو انوکھی نصیحت	46	غیر تافع علم سے خدا کی پناہ
	حسب و نسب کی وجہ سے پیدا ہونے	46	قیامت کے چار سوالات
59	والے تکبر کا علاج	47	یو رگان دین کی عاجزی کی دس حکایات
59	آباء و اجداد پر فخر مت کرو	47	(۱) کاش میں پرندہ ہوتا
60	9 پشتیں جہنم میں جائیں گی	47	(۲) کاش! میں پھل دار پیڑ ہوتا
60	حُسن و جمال کے تکبر کے علاج	47	(۳) میں ان کی عاجزی دیکھنا چاہتا تھا
61	حضرت لقمان حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نصیحت	48	(۴) اسی وجہ سے تو وہ مالک ہیں
61	حضرت ابو ذرؓ اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حکایت	48	(۵) امام فخر الاسلام کے آنسو
62	حسن و الانحیات پائے گا..... مگر کب؟	49	(۶) قیدیوں کے ساتھ کھانا
	کامیابیوں کی وجہ سے پیدا ہونے والے	50	(۷) کتے کے لئے راستہ چھوڑ دیا
63	تکبر کا علاج	50	(۸) اپنے دل کی نگرانی کرتے رہو
	طاقت و قوت کی وجہ سے پیدا ہونے	51	(۹) جب دریائے دجلہ استقبال کیلئے بڑھا
64	والے تکبر کا علاج	51	(۱۰) اب مزید کی گنجائش نہیں
	عُہدہ و منصب کی وجہ سے پیدا ہونے	52	عبادت سے پیدا ہونے والے تکبر کا علاج
64	والے تکبر کا علاج	53	اسرائیلی عبادت گزار اور گنہگار
65	5 حکایات	54	بد نصیب عابد
65	(۱) اپنی اوقات یاد رکھتا ہوں	54	میرے سبب فلاں برباد ہو گیا!
66	(۲) ساری سلطنت کی قیمت ایک گلاس پانی	55	لوگوں کی تکلیفوں کا سبب میں ہوں!
67	(۳) سالار لشکر کو نصیحت	55	نتیجہ یہی نہیں ہونا چاہئے

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
78	﴿۱۳﴾ گھر کے کام کیجئے	67	(۴) بلندی چاہنے والے کی رسوائی
79	گھر کے کام کاج کرنا سنت ہے	68	(۵) میرے مقام میں کوئی کمی تو نہیں آئی
79	چیز کا مالک اسے اٹھانے کا زیادہ حقدار ہے	68	تکبر کے مزید علاج
79	لکڑیوں کا گتھا	68	﴿۱﴾ بارگاہِ الہی میں حاضری کو یاد رکھئے
80	کمال میں کوئی کمی نہیں آتی	69	﴿۲﴾ دعا کیجئے
80	عیال دار کو اپنا سامان خود اٹھانا مناسب ہے	69	﴿۳﴾ اپنے غیوب پر نظر رکھئے
80	صدرالشریعہ اپنے گھر کے کام کیا کرتے	70	﴿۴﴾ نقصانات پیش نظر رکھئے
81	﴿۱۴﴾ خود مملو قات کے لئے جانیے	70	﴿۵﴾ عاجزی اختیار کر لیجئے
81	﴿۱۵﴾ غریبوں کی دعوت بھی قبول کیجئے	70	بختر سے بدتر
81	ایسی دعوت روز قبول کروں	71	ہر ایک کے سر میں لگام
84	غریبوں پر خصوصی شفقت	71	کیا یہ بھی مجھ سے بہتر ہو سکتا ہے!
84	﴿۱۶﴾ لباس میں سادگی اختیار کیجئے	72	عاجزی کا ایک پہلو
85	کاش! یہ لباس نرم نہ ہوتا	72	عاجزی کس حد تک کی جائے؟
86	امیرالہنت کی سادگی	72	﴿۶﴾ سلام میں پہل کیجئے
87	﴿۱۷﴾ مدنی ماحول اپنا لیجئے	73	سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے بڑی ہے
88	ایمان کی بہار آئی فیضانِ مدینہ میں	73	قرب الہی کا حقدار
90	کیا آپ نیک بننا چاہتے ہیں؟	74	اعلیٰ حضرت کی سلام میں پہل کی عادت مبارکہ
91	آقا ﷺ نے خواب میں بشارت دی	74	امیرالہنت کی عادت کریمہ
92	﴿۱۸﴾ سات مفید اوراد	75	﴿۷﴾ اپنا سامان خود اٹھائیے
93	علاج کے باوجود وفاقہ نہ ہو تو؟	75	﴿۸﴾ ان اعمال کو اختیار کیجئے
94	5 صفحہٴ مدنی پھول	75	بکری کی کھال پر بیٹھنے کی برکت
96	ماخذ و مراجع	76	﴿۹﴾ صدقہ دیجئے
		76	﴿۱۰﴾ حق بات تسلیم کر لیجئے
		76	﴿۱۱﴾ اپنی غلطی مان لیجئے
		76	غلطی کا اعتراف
		77	امیرالہنت دامت برکاتہم العالیہ کا مدنی انداز
		78	﴿۱۲﴾ تمنا یاں حیثیت کے طالب نہ بنئے

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تَكْبِير

شیطان آپ کو بھت روکے گا مگر آپ یہ رسالہ پڑھ لیجئے ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ
آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ شیطان آپ کو کیوں نہیں پڑھنے دے رہا تھا

نفاق و نار سے نجات

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال
محمد الیاس عطار قادری رَضَوِی ضیائی دامت بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بیان کے تحریری گلدستے
”میں سُدھرنا چاہتا ہوں“^۱ میں منقول ہے کہ حضرت سَیِّدُنا امام سخاوی رحمۃ اللہ
تعالیٰ علیہ نقل فرماتے ہیں: سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس
نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک بھیجا اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رَحْمَتیں نازل فرماتا ہے
اور جو مجھ پر دس بار دُرُودِ پاک بھیجے اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رَحْمَتیں نازل فرماتا ہے
اور جو مجھ پر سو بار دُرُودِ پاک بھیجے اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان
لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نفاق اور دوزخ کی آگ سے بری ہے اور قیامت کے دن اُس
کو شہیدوں کیساتھ رکھے گا۔“ (الْقَوْلُ الْبَدِيع ص ۲۳۳ مؤسسة الريان بیروت)

ہے سب دعاؤں سے بڑھ کر دعا دُرُودِ وسلام

کہ دفع کرتا ہے ہر اک بلا دُرُودِ وسلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

۱: یہ رسالہ (40 صفحات) مکتبۃ المدینہ سے حاصل کر کے ضرور پڑھئے۔

میں اس سے بہتر ہوں

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیدنا آدم صَفِی اللہ علی نَبِیِّناوَعَلِیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تخلیق (یعنی پیدائش) کے بعد تمام فرشتوں اور ابلیس (شیطان) کو حکم دیا کہ ان کو سجدہ کریں تو تمام فرشتوں نے حکم خداوندی کی تعمیل میں سجدہ کیا۔^۱ فرشتوں میں سے سب سے پہلے سجدہ کرنے والے حضرت سیدنا جبرائیل پھر حضرت سیدنا میکائیل، حضرت سیدنا اسرافیل پھر حضرت سیدنا عزرائیل پھر دیگر مقرب فرشتے (علیہم السلام) تھے۔^۲ یہ سجدہ جمعہ کے روز وقتِ زوال سے عصر تک کیا گیا۔^۳ مگر ابلیس نے انکار کر دیا اور تکبر کر کے کافروں میں سے ہو گیا۔^۴ جب ربِّ اعلیٰ عَزَّوَجَلَّ نے ابلیس سے اُس کے انکار کا سبب دریافت فرمایا تو اُکڑ کر کہنے لگا:

اَنَا خَيْرٌ مِنْهُ خَلَقْتَنِي مِنْ نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ (پ ۲۳، سورہ ص: ۷۶) نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے پیدا کیا۔

اس سے ابلیس کی فاسد مُراد یہ تھی کہ اگر حضرت سیدنا آدم صَفِی اللہ علی نَبِیِّناوَعَلِیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام آگ سے پیدا کئے جاتے اور میرے برابر بھی ہوتے جب بھی میں انہیں سجدہ نہ کرتا چہ جائیکہ ان سے بہتر ہو کر ان کو سجدہ کروں (معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ)۔ ابلیس کی اس سرکشی، نافرمانی اور تکبر پر اُس کی حسین صورت ختم ہوگئی اور وہ بد شکل رُوسیاہ ہو گیا، اُس کی ثورانیت سلب کر لی گئی۔^۵ اللہ ربُّ العزت جَلَّ جَلَالُہُ نے

۱: پ ۱، البقرة: ۳۴ ۲: روح البیان، البقرة، تحت الآیة ۳۴، ج ۱، ص ۱۰۴

۳: تفسیر خزائن العرفان، البقرة، تحت الآیة ۳۴، ص ۱۰۹۲ ۴: پ ۱، البقرة: ۳۴

۵: تفسیر خزائن العرفان، ص ۸۲۲ ملخصاً

ایلیس کو اپنی بارگاہ سے دُھتکارتے ہوئے ارشاد فرمایا:

لَا تُخَاسِرُنَّهَا فَإِنَّكَ بِحِمِّيٍّ وَإِنَّ عَلَيْكَ

تَعْتَبِي إِلَى يَوْمِ الدِّينِ

کہ تُو راندھا (لعت کیا) گیا اور بے شک

(پ ۲۳، سورۃ ص: ۷۸، ۷۷) تجھ پر میری لعنت ہے قیامت تک۔

تَكْبَر نے کہیں کا نہ چھوڑا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ کس طرح تَكْبَر

کے باعث ایلیس (یعنی شیطان) کو اپنے ایمان سے ہاتھ دھونے پڑے! شیطان جس کا نام پہلے عزرا زیل تھا، ابتدا ہی سے سرکش و نافرمان نہ تھا بلکہ اُس نے ہزاروں سال عبادت کی، جنت کا خزانچی رہا، یہ جن تھا مگر اپنی عبادت و ریاضت اور علمیت کے سبب مُعَلِّمُ الْمَلَكُوت یعنی فرشتوں کا اُستاذ بن گیا اور اس قدر مقرر ب تھا کہ بارگاہِ خداوندی میں ملائکہ کے پہلو بہ پہلو حاضر ہوتا تھا۔ مگر چند گھڑیوں کے تَكْبَر نے اُسے کہیں کا نہ چھوڑا! حکمِ الہی عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کی وجہ سے اُس کی برسوں کی عبادتیں اکارت (یعنی بے کار) اور ہزاروں سال کی ریاضتیں پامال ہو گئیں، ذلت و رسوائی اُس کا مقدّر بنی، ہمیشہ ہمیشہ کے لئے لعنت کا طوق اُس کے گلے پڑ گیا اور وہ جہنم کے دائمی (یعنی ہمیشہ ہمیشہ کے) عذاب کا مستحق ٹھہرا۔ (الْأَمَانُ وَالْحَفِیْظُ)

۱: الجامع لاحکام القرآن، البقرة، تحت الآية ۳۴، ج ۱، ص ۲۴۶

۲: الجامع لاحکام القرآن، البقرة، تحت الآية ۳۴، ج ۱، ص ۲۴۷

۳: پارہ ۱۵، الکھف: ۵۰

تم اسی حالت پر رہنا

منقول ہے کہ جب ابلیس کے مَرُود ہونے کا واقعہ ہوا تو حضرت سیدنا جبرائیل اور حضرت سیدنا میکائیل علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام رونے لگے تو رب تعالیٰ نے دریافت کیا (حالانکہ سب کچھ جانتا ہے) کہ ”تم کیوں روتے ہو؟“ انہوں نے عرض کی: ”اے رب عَزَّوَجَلَّ! ہم تیری کُھپے تدبیر سے بے خوف نہیں ہیں۔“ ربُّ العباد عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ”تم اسی حالت پر رہنا۔“ (الرسالة القشيرية، باب الخوف، ص ۱۶۶)

سیدنا جبرائیل علیہ السلام کی گریہ وزاری

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدنا جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا کہ ابلیس نحیس کے انجامِ بد سے عبرت گیر ہو کر کعبہ مُشَرَّفہ کے پردے سے لپٹ کر نہایت گریہ وزاری کے ساتھ اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں یہ دُعا کر رہے ہیں: ”اَللّٰهُمَّ لَا تَغَيِّرْ اِسْمِيْ وَلَا تُبَدِّلْ جِسْمِيْ“ یعنی اے میرے اَللّٰهُ! اے میرے مالک عَزَّوَجَلَّ! کہیں میرا نام نیکوں کی فہرست سے نہ نکال دینا اور کہیں میرا جسم اہل عطا کے دُمرے سے نہ نکال کر اہل غضب کے گروہ میں شامل نہ فرما دینا۔“ (منہاج العابدین، ص ۱۵۸)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یہ عبرت کی جاہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا سوچئے کہ تَكْبَر کس قدر خطرناک باطنی مرض ہے جس کی وجہ سے ”مُعَلِّمُ الْمَلٰٓئِکُوْتِ“ یعنی فرشتوں کے اُستاد“ کا رُتبہ پانے والے ابلیس (شیطان) نے خدائے رحمن عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کی اور اپنے مقام و منصب

سے محروم ہو کر جہنمی قرار پایا۔ ابلیس کا یہ انجام دیکھ کر جب حضرت سیدنا جبریل و میکائیل علیہما السلام جیسے مقرب و معصوم فرشتے خوفِ خدا عزوجل سے اٹک بار ہو جائیں اور بارگاہِ الہی عزوجل میں عافیت و سلامتی کی مناجات (یعنی دعائیں) کرنا شروع کر دیں تو ہم جیسے عصیاں شعاروں (یعنی گنہگاروں) کو تو اللہ عزوجل کی خفیہ تدبیر سے بدرجہ اولیٰ ڈرنا چاہئے!۔

ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ

میں تھرتھر رہوں کانپتا یا الہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تکبر کا علم سیکھنا فرض ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس جدید سائنسی دور میں میڈیا (ذرائعِ ابلاغ) کی وسعتوں نے ہر دوسرے شخص کو معلومات کا حریص بنا دیا ہے، آج ہم اپنے ارد گرد، آڑوس پڑوس، محلّے اور گاؤں، شہر اور ملک، خطّے بلکہ ساری دنیا کی معلومات حاصل کرنے کا شوق تو رکھتے ہیں کہ فلاں ملک میں الیکشن ہوئے تو کس سیاسی پارٹی کو اکثریت حاصل ہوئی! فلاں میچ کونسی ٹیم جیتی! فلاں جگہ زلزلہ یا طوفان آیا تو کتنے لوگ ہلاک ہوئے! فلاں ملک کا صدر، یا فلاں صوبے کا گورنر کون ہے! وغیرہ وغیرہ مگر افسوس اس کے مقابلے میں ہماری دینی معلومات عموماً سطحی نوعیت کی ہوتی ہیں پھر اُن میں سے دُرست کتنی ہوتی ہیں؟ کوئی صاحبِ علم ہمارا امتحان لے تو پتا چلے۔ یاد رکھئے! دُنیوی معلومات کی کثرت پر ہمیں آخرت میں کوئی جزا ملے گی نہ کم ہونے پر کوئی سزا! البتہ بقدرِ ضرورت دینی معلومات نہ ہونا نقصانِ آخرت کا باعث ہے کیونکہ

اس جہانِ فانی (یعنی دنیا) میں کی گئی نیکیاں جہانِ آخرت کی آباد کاری جبکہ گناہ بربادی کا سبب ہیں اور نیکیوں اور گناہوں کی پہچان کے لئے علمِ دین کا ہونا بہت ضروری ہے۔ جہنم میں لے جانے والے گناہوں میں سے ایک **تَكْبَر** بھی ہے جس کا علم سیکھنا فرض ہے چنانچہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مجددِ دین و ملت، پروانہ شمع رسالت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ جلد 23 صفحہ 624 پر لکھتے ہیں: ”**مَحَرَّمَاتِ بَاطِنِيَّةٍ** (یعنی باطنی منوعات مثلاً **تَكْبَر** و **رِیَا** و **عُجْب** و **حَسَد** وغیرہ) اور اُن کے **مَعَالِجَاتِ** (یعنی علاج) کہ ان کا علم (یعنی جاننا) بھی ہر مسلمان پر اہم فرائض سے ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ مخرجہ، ج ۲۳، ص ۶۲۴)

اس لئے ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن کو چاہئے کہ پہلے **تَكْبَر** کی تعریف، تباہ کاریاں، اقسام، اسباب، علامات اور علاج وغیرہ کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کر کے دیانتداری کے ساتھ اپنا مُحاسبہ کرے پھر اگر اس باطنی گناہ میں گرفتار ہونے کا احساس ہو تو ہاتھوں ہاتھ **اللَّهُمَّ عَزَّوَجَلَّ** کی بارگاہ میں توبہ کرے اور علاج کے لئے بھرپور کوششیں شروع کر دے۔

تکبر سے بچنے کی فضیلت

مَحْزَنُ جُودِ و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”جو شخص **تکبر**، خیانت اور دین (یعنی قرض وغیرہ) سے بُری ہو کر مرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

(جامع الترمذی، کتاب السیر، باب ماجاء فی الغلول، الحدیث ۵۷۸، ج ۳، ص ۲۰۸)

اس رسالے میں کیا ہے؟

اس رسالے میں تَكْبَر کی معلومات کو قدرے آسان انداز میں عنوانات کے تحت حوالہ جات کے ساتھ پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ کم علم بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکیں، پھر بھی علم بہت مشکل چیز ہے یہ ممکن نہیں کہ علمی دشواریاں بالکل جاتی رہیں، جو بات سمجھ میں نہ آئے، سمجھنے کے لئے علماء کرام دامت فیوضہم سے رُجوع کیجئے۔ تَكْبَر سے نجات کا جذبہ پانے کے لئے شیخ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کے کیسٹ بیانات ”مغرور بادشاہ“، ”تکبر کسے کہتے ہیں؟“، ”تکبر کی علامات“، ”تکبر کے اسباب“ اور مبلغ دعوتِ اسلامی و رکن شوری و نگران پاکستان انتظامی کابینہ حاجی محمد شاہد عطار ی سَلَّمُہُ النَّبَارِی کا بیان ”باطنی امراض کا علاج“ سننا بھی بے حد مفید ہے۔

اس اہم رسالے کو نہ صرف خود پڑھئے بلکہ دیگر اسلامی بھائیوں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دے کر نیکی کی دعوت کو عام کرنے کا ثواب کمائیے۔ اَللّٰہُ تَعَالٰی سے دعا ہے کہ ہمیں ”اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش“ کرنے کے لئے مَدَنی انعامات پر عمل اور ”مَدَنی قافلوں“ کا مسافر بننے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اُمِّیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ اصلاحی کتب (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

۶ ذوالقعدة الحرام ۱۴۳۰ھ بمطابق 26 اکتوبر 2009ء

تَكْبَر کسے کہتے ہیں؟

خُود کو افضل، دوسروں کو حقیر جاننے کا نام تَكْبَر ہے۔ چنانچہ رسول اکرم ﷺ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”الْكِبَرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمَطُ النَّاسِ“ یعنی تکبر حق کی مخالفت اور لوگوں کو حقیر جاننے کا نام ہے۔“

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر و بیانہ، الحدیث: ۹۱، ص ۶۱)

امام راغب اصفہانی علیہ رحمۃ اللہ الغنی لکھتے ہیں: ذَلِكَ أَنْ يَرَى الْإِنْسَانُ نَفْسَهُ أَكْبَرَ مِنْ غَيْرِهِ. یعنی تکبر یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو دوسروں سے افضل سمجھے۔

(المُفْرَدَاتُ لِلرَّائِبِ ص ۶۹۷)

مدینہ: جس کے دل میں تَكْبَر پایا جائے اُسے ”مَتَكَبِّر“ کہتے ہیں۔

”مَلَّہ“ کے تین حُرُوف کی نسبت سے تَكْبَر کی 3 اقسام

(۱) اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کے مقابلے میں تَكْبَر

تکبر کی یہ قسم کُفر ہے، جیسے فرعون کا تَكْبَر کہ اُس نے کہا تھا:

أَنَا رَبُّكُمْ الْأَعْلَى ۖ فَآخِذْ بِاللَّهِ نَكَالَ
الْآخِرَةِ وَالْأُولَى

(پ، ۳، الثرغ: ۲۴) دونوں کے عذاب میں پکڑا۔

فرعون ڈوب مرا

فرعون کی ہدایت کے لئے اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ

۱: مرقاة المفاتیح، کتاب الآداب، باب الغضب و الکبر، ج ۸، ص ۲۸

اور حضرت سیدنا ہارون علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا مگر اُس نے ان دونوں کو جھٹلایا تو رب عَزَّوَجَلَّ نے اُسے اور اُس کی قوم کو دریائے نیل میں غرق کر دیا۔

(الحدیقة الندیة، ج ۱، ص ۵۴۹)

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 853 صفحات پر مشتمل کتاب ”جہنم میں لے جانے والے اعمال“ صفحہ 132 پر ہے: مُفسِّرین کرام علیہم رحمۃ اللہ السلام فرماتے ہیں: ”اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ نے فرعون کو مرے ہوئے نیل کی طرح دریا کے کنارے پر پھینک دیا تا کہ وہ باقی ماندہ بنی اسرائیل اور دیگر لوگوں کے لئے عبرت کا نشان بن جائے اور ان پر یہ بات واضح ہو جائے کہ جو شخص ظالم ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جناب میں تَكْبَر کرتا ہو اُس کی پکڑ اس طرح ہوتی ہے کہ اسے ذلت و اہانت کی پستی میں پھینک دیا جاتا ہے۔“ (الزواجر عن اقتراف الكبائر (عربی)، ج ۱، ص ۷۱)

نمرود کی مچھر کے ذریعے ہلاکت

نَمْرُود بھی تَكْبَر کی اسی قسم کا شکار ہوا، اس نے خدائی کا دعویٰ کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیدنا ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو نمرود کی طرف بھیجا تو اُس نے آپ علیہ السلام کو جھٹلایا حتیٰ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر تَكْبَر کرتے ہوئے کہنے لگا: ”میں آسمان کے رب کو قتل کر دوں گا (معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ) اور اس ارادے سے آسمان کی طرف تیر برسائے، جب تیر خون آلودہ ہو کر واپس زمین پر آگرے تو اُس نے اپنی جہالت، بغض و عداوت اور کُفر کی شامت کی وجہ سے گمان کیا کہ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ”اُس نے آسمان کے رب کو قتل کر دیا۔“ حتیٰ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے نمرود کی طرف ایک مچھر کو بھیجا جو ناک کے ذریعے اُس کے دماغ میں گھس گیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُس

مغرور کو ایک معمولی چمھر کے ذریعے ہلاک فرما دیا۔ (الحدیقة الندیة، ج ۱، ص ۵۴۹)

(۲) اَللّٰهُ رَبُّ الْعِزَّتِ کے رسولوں کے مقابلے میں

اس کی صورت یہ ہے کہ تَكْبَر، جہالت اور بغض و عداوت کی بنا پر رسول کی پیروی نہ کرنا یعنی خود کو عزت والا اور بلند سمجھ کر یوں تَصَوُّر کرنا کہ عام لوگوں جیسے ایک انسان کا حکم کیسے مانا جائے، جیسا کہ بعض کُفّار نے حضور نبی کریم رءوف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بارے میں کھارت سے کہا تھا:

أَهَذَا الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ رَسُولًا ترجمہ کنز الایمان: کیا یہ ہیں جن کو اللہ
نے رسول بنا کر بھیجا؟ (پ ۱۹، الفرقان: ۴۱)

اور یہ بھی کہا تھا:

لَوْ لَا نَزَّلَ هَذَا الْقُرْآنُ عَلَى رَجُلٍ مِّنَ ترجمہ کنز الایمان: کیوں نہ اتارا گیا یہ
الْقُرَيْتَيْنِ عَظِيمِ (پ ۲۵، الزخرف: ۳۱) قرآن ان دو شہروں کے کسی بڑے آدمی پر؟

(الحدیقة الندیة، ج ۱، ص ۵۵۰)

نبی کے مقابلے میں بھی تکبر کُفر ہے۔“ (مرآة المناجیح، ج ۶، ص ۶۵۵)

(۳) بندوں کے مقابلے میں

یعنی اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے علاوہ مخلوق میں سے کسی پر تَكْبَر کرنا، وہ اس طرح کہ اپنے آپ کو بہتر اور دوسرے کو حقیر جان کر اُس پر بڑائی چاہنا اور مساوات (یعنی باہم برابری) کو ناپسند کرنا، یہ صورت اگرچہ پہلی دو صورتوں سے کم تر ہے مگر اس کا گناہ بھی بہت بڑا ہے کیونکہ کبر یائی اور عظمت بادشاہ حقیقی عَزَّوَجَلَّ

ہی کے لائق ہے نہ کہ عاجز اور کمزور بندے کے۔ (احیاء العلوم، ج ۳، ص ۴۲۵ ملخصاً)

تَكْبَر کرنے والے کی مثال

تَكْبَر کرنے والے کی مثال ایسی ہے کہ کوئی غلام بغیر اجازت بادشاہ کا تاج پہن کر اُس کے شاہی تخت پر براجمان ہو جائے، تو جس طرح یہ غلام بادشاہ کی طرف سے سخت سزا پائے گا بالکل اسی طرح ”صفتِ کبر“ میں شرکت کی مذموم کوشش کرنے والا شخص اللہ عزوجل کی جانب سے سزا کا مستحق ہوگا۔ چنانچہ نبی اکرمؐ اور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: رب عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ”کبریائی میری چادر ہے، لہذا جو میری چادر کے معاملے میں مجھ سے جھگڑے گا میں اُسے پاش پاش کر دوں گا۔“

(المستدرک للحاکم، کتاب الایمان، باب اهل الجنة المغلوبون..... الخ، الحدیث: ۲۱۰، ج ۱، ص ۲۳۵)

میٹھے اسلامی بھائیو! رب تعالیٰ کا کبریائی کو اپنی چادر فرمانا ہمیں سمجھانے کے لئے ہے کہ جیسے ایک چادر کو دو نہیں اوڑھ سکتے، یونہی عظمت و کبریائی سوائے میرے دوسرے کے لیے نہیں ہو سکتی۔ (ماخوذ از مراۃ المناجیح، ج ۶، ص ۶۵۹)

انسان کی حیثیت ہی کیا ہے؟

میٹھے اسلامی بھائیو! انسان کی پیدائش بدبودار نُطفے (یعنی گندے قطرے) سے ہوتی ہے انجام کار سرٹا ہوا مُردہ ہے اور اس قدر بے بس ہے کہ اپنی بھوک، پیاس، نیند، خوشی، غم، یادداشت، بیماری یا موت پر اسے کچھ اختیار نہیں، اس لئے اسے چاہئے کہ اپنی اصلیت، حیثیت اور اوقات کو کبھی فراموش نہ کرے، وہ اس دنیا میں ترقیوں کی منزلیں طے کرتا ہوا کتنے ہی بڑے مقام و مرتبے پر کیوں نہ پہنچ جائے، خالق کون و مکان عزوجل کے سامنے اس کی حیثیت کچھ بھی نہیں ہے، صاحبِ عقل انسان تواضع اور عاجزی

کا چلن اختیار کرتا ہے اور یہی چلن اس کو دنیا میں بڑائی عطا کرتا ہے ورنہ اس دنیا میں جب بھی کسی انسان نے فرعونیت، قارونیت اور عُمرودیت والی راہ پکڑی ہے بسا اوقات اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا ہی میں ایسا ذلیل و خوار کیا ہے کہ اُس کا نام مقامِ تعریف میں نہیں بطورِ مذمت لیا جاتا ہے۔ لہذا عقل و فہم کا تقاضہ یہ ہے کہ اس دنیا میں اونچی پرواز کے لئے انسان جیتے جی پیوندِ زمین ہو جائے اور عاجزی و انکساری کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالے پھر دیکھئے کہ اللہ رب العزت اُس کو کس طرح عزت و عظمت سے نوازتا ہے اور اُسے دنیا میں محبوبیت اور مقبولیت کا وہ اعلیٰ مقام عطا کرتا ہے جو اُس کے فضل و کرم کے بغیر مل جانا ممکن ہی نہیں ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عاشقانِ رسول کے میٹھے بول کی برکات

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ”فیضانِ سنت“ جلد 2 کے 505 صفحات پر مشتمل باب، ”غیبت کی تباہ کاریاں“، صفحہ 223 پر شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطاء قادری دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں: شہرِ قُصُور (پنجاب، پاکستان) کے ایک نوجوان اسلامی بھائی کی تحریر بالٹِصْرُف پیش کرتا ہوں: ”میں اُن دنوں میٹرک کا طالب علم تھا، بُری صحبت کے باعث زندگی گناہوں میں بسر ہو رہی تھی، مزاج بے حد غصیلّا تھا اور بدتمیزی کی عادت بد اس حد تک پہنچ چکی تھی کہ والد صاحب گجا دادا جان اور دادی جان کے سامنے بھی فینچی کی طرح زبّان چلاتا۔ ایک روز تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا ایک مدنی قافلہ ہمارے محلّے کی مسجد میں آ پہنچا، خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ میں عاشقانِ رسول سے ملاقات کیلئے پہنچ گیا۔ ایک اسلامی

بھائی نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے درس میں شرکت کی دعوت پیش کی، ان کے بیٹھے بول نے مجھ پر ایسا اثر کیا کہ میں ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ انہوں نے درس کے بعد انتہائی بیٹھے انداز میں مجھے بتایا کہ چند ہی روز بعد ”صحرائے مدینہ“ مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں دعوتِ اسلامی کا تین روزہ بین الاقوامی سٹنوں بھر اجتماع ہو رہا ہے آپ بھی شرکت کر لیجئے۔ ان کے درس نے مجھ پر بہت اچھا اثر کیا تھا لہذا میں انکار نہ کر سکا۔ یہاں تک کہ میں سٹنوں بھرے اجتماع (صحرائے مدینہ، ملتان) میں حاضر ہو گیا۔ وہاں کی رونقیں اور برکتیں دیکھ کر میں حیران رہ گیا، اجتماع میں ہونے والے آخری بیان ”گانے باجے کی ہولناکیاں“ سُن کر میں تھرا اُٹھا اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں گناہوں سے توبہ کر کے اُٹھا اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ میری مَدَنی ماحول سے وابستگی سے ہمارے گھر والوں نے اطمینان کا سانس لیا، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی برکت سے مجھ جیسے بڑے ہوئے بد اخلاق اور خستہ خراب نوجوان میں مَدَنی انقلاب سے متاثر ہو کر میرے بڑے بھائی نے بھی داڑھی مبارک رکھنے کے ساتھ ساتھ عمامہ شریف کا تاج بھی سجالیا۔ میری ایک ہی بہن ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری اکلوتی بہن نے بھی مَدَنی بُرقع پہن لیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ گھر کا ہر فرد سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں داخل ہو کر سرکارِ غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ اکرم کا مُرید ہو گیا۔ اور اس انفرادی کوشش کرنے والے میرے مُحسنِ اسلامی بھائی کے بیٹھے بول کی برکت سے مجھ پر اللہ اعظم عزوجل نے ایسا کرم فرمایا کہ میں نے قرآنِ پاک حفظ کرنے کی سعادت حاصل کر لی اور درسِ نظامی (عالم کورس) میں داخلہ لے لیا اور یہ

بیان دیتے وقت دَرَجہ ثَالِثَہ یعنی تیسری کلاس میں پہنچ چکا ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ
عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کے تَعَلُّق سے عِلّٰی قَائِلِ قَافِلَہ ذِمّہ دار
ہوں۔ میری نیت ہے کہ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ شَعْبَانُ الْمُعَظَّم ۱۴۲۷ھ سے
یکمشت 12 ماہ کیلئے مَدَنی قَافِلوں میں سفر کروں گا۔

دل پر گرزنگ ہو، گھر کا گھر تنگ ہو، ہو گا سب کا بھلا، قافلے میں چلو
ایسا فیضان ہو، حفظ قرآن ہو، کر کے ہمت ذرا، قافلے میں چلو
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”پناہ خدا“ کے چہ حروف کی نسبت سے تَكْبَر کے 6 نقصانات

اس باطنی گناہ کے کثیر دُنیوی و اُخروی نقصانات ہیں، جن میں سے 6 یہ ہیں:

﴿۱﴾ اللّٰہ تعالیٰ کا ناپسندیدہ بندہ

ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ تَكْبَر کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا جیسا کہ سورہ

نحل میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِیْنَ ترجمہ کنز الایمان: بے شک وہ

(پ ۱۴، النحل: ۲۳) مغروروں کو پسند نہیں فرماتا۔

شہنشاہ خوش نصال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت
نشان ہے: ”اِنَّہٗ عَزَّوَجَلَّ مُتَكَبِّرِیْنَ (یعنی مغروروں) اور اِترَا کر چلنے والوں کو ناپسند

فرماتا ہے۔“ (کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، الحدیث: ۷۷۲۷، ج ۳، ص ۲۱۰)

﴿۲﴾ مَدَنی آقا ﷺ کا مُتَكَبِّر کے لئے اظہارِ نفرت

سرکارِ مدینہ راحۃِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک قیامت کے دن تم میں سے میرے سب سے نزدیک اور پسندیدہ شخص وہ ہوگا جو تم میں سے اخلاق میں سب سے زیادہ اچھا ہوگا اور قیامت کے دن میرے نزدیک سب سے قابلِ نفرت اور میری مجلس سے دُور وہ لوگ ہوں گے جو واہیاتِ بکنے والے، لوگوں کا مذاق اڑانے والے اور مُتَفَیِّہِق ہیں۔“ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: ”یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! بے ہودہ بکواس بکنے والوں اور لوگوں کا مذاق اڑانے والوں کو تو ہم نے جان لیا مگر یہ مُتَفَیِّہِق کون ہیں؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اس سے مراد ہر تَكْبَر کرنے والا شخص ہے۔“

(جامع الترمذی، ابواب البر والصلة، الحديث: ۲۵۰۲، ج ۳، ص ۴۱۰)

نہ اُٹھ سکے گا قیامت تلک خدا کی قسم
کہ جس کو تُو نے نظر سے گرا کے چھوڑ دیا

﴿۳﴾ بدترین شخص

تَكْبَر کرنے والے کو بدترین شخص قرار دیا گیا ہے چنانچہ حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم دافعِ رنج و ملال، صاحبِ جو دو و اوال صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ ایک جنازے میں شریک تھے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”کیا میں تمہیں اللہ عزوجل کے بدترین بندے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ بد اخلاق اور مُتَكَبِّر ہے، کیا میں تمہیں اللہ عزوجل کے سب سے بہترین بندے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ کمزور اور ضعیف سمجھا جانے والا بوسیدہ لباس پہننے والا شخص ہے

لیکن اگر وہ کسی بات پر اللہ عزوجل کی قسم اٹھالے تو اللہ عزوجل اُس کی قسم ضرور پوری فرمائے۔“ (المسنند لامام احمد بن حنبل، الحدیث: ۲۳۵۱۷، ج ۹، ص ۱۲۰)

﴿۴﴾ قیامت میں رُسوائی

تَكْبَر کرنے والوں کو قیامت کے دن ذلت و رُسوائی کا سامنا ہوگا، چنانچہ دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”قیامت کے دن متکبرین کو انسانی شکلوں میں چیونٹیوں کی مانند اٹھایا جائے گا، ہر جانب سے ان پر ذلت طاری ہوگی، انہیں جہنم کے ”بُولَس“ نامی قید خانے کی طرف ہانکا جائے گا اور بہت بڑی آگ انہیں اپنی لپیٹ میں لیکر ان پر غالب آ جائے گی، انہیں ”طِیْنَةُ الْخَبَالِ یعنی جہنمیوں کی پیپ“ پلائی جائے گی۔“

(جامع الترمذی، کتاب صفة القيامة، باب ماجاء فی شدة..... الخ، الحدیث: ۲۵۰۰، ج ۴، ص ۲۲۱)

﴿۵﴾ ٹخنے سے نیچے پاجامہ لٹکانا

رحمتِ الہی سے محروم ہونے والوں میں متکبر بھی شامل ہوگا، جیسا کہ اللہ کے محبوب، دانائے عُیُوب، مُنْزَہٌ عَنِ الْعُیُوبِ عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو تَكْبَر کی وجہ سے اپنا تہبند لٹکائے گا اللہ عزوجل قیامت کے دن اُس پر تضررِ رحمت نہ فرمائے گا۔“

(صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب من جر ثوبہ من الخیلاء، الحدیث: ۵۷۸۸، ج ۴، ص ۴۶)

مَدَنی پھول: اعلیٰ حضرت امام اہلسنت شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”پاپٹوں کا کَعْبِیْن (یعنی دونوں ٹخنوں) سے نیچا ہونا جسے عربی میں ”اِسْبَال“ کہتے ہیں اگر برا و عُجْب و تکبر (یعنی خود پسندی اور تکبر کی وجہ سے) ہے تو قطعاً ممنوع و حرام ہے اور اُس پر وعید شدید

وارد، اور اگر بوجہ تکبر نہیں تو حکم ظاہر احادیثِ مَرَدوں کو بھی جائز ہے۔ مگر علماء و رِصَوتِ عَدَمِ تَكْبَر (یعنی تکبر کے طور پر نہ ہونے کی صورت میں) حکم کراہتِ تَزْیِی دیتے ہیں۔ بِالْجُمْلَہ (یعنی خلاصہ یہ کہ) اِسْبَالِ اگر براہِ عَجَب و تکبر ہے حرام ورنہ مکروہ اور خلافِ اَوَّلی۔

(ملخصاً از فتاویٰ رضویہ، ج ۲۲، ص ۱۶۳، ۱۶۷)

﴿۶﴾ جَنّت میں داخل نہ ہو سکے گا

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوّت، مصطفیٰ جانِ رحمت، شیعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا (یعنی تھوڑا سا) بھی تَكْبَر ہوگا وہ جَنّت میں داخل نہ ہوگا۔“ (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر و بیانہ، الحدیث: ۴۷، ص ۶۰)

حضرت علامہ ملا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری لکھتے ہیں: جنت میں داخل نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ تَكْبَر کے ساتھ کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا بلکہ تَكْبَر اور ہر بُری خصلت سے عذاب بھگتنے کے ذریعے یا اللہ تعالیٰ کے عفو و کرم سے پاک و صاف ہو کر جنت میں داخل ہوگا۔ (مرقاۃ المفاتیح، کتاب الآداب، باب الغضب و الکبر، ج ۸، ص ۸۲۸، ۸۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اس تَكْبَر کا کیا حاصل!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا سوچئے کہ اِس تَكْبَر کا کیا حاصل! محض

لَدَتْ نَفْس، وہ بھی چند لمحوں کے لئے! جبکہ اِس کے نتیجے میں اللہ و رسول عزوجل صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ناراضی، مخلوق کی بیزاری، میدانِ محشر میں ذُلّت و رُسوائی، ربِّ عَزَّوَجَلَّ

کی رحمت اور انعاماتِ جنت سے محرومی اور جہنم کا رہائشی بننے جیسے بڑے بڑے نقصانات کا سامنا ہے! اب فیصلہ ہمارے ہاتھ میں ہے کہ چند لمحوں کی لذت چاہئے یا ہمیشہ کے لئے جنت! میدانِ محشر میں عزت چاہئے یا ذلت! یقیناً ہم خسارے (یعنی نقصان) میں نہیں رہنا چاہیں گے تو ہمیں چاہئے کہ اپنے اندر اس مرض **تَكْبَر** کی موجودگی کا پتا چلائیں اور اس کے علاج کے لئے کوشاں ہو جائیں۔ ہر باطنی مرض کی کچھ نہ کچھ علامات ہوتی ہیں، آئیے! سب سے پہلے ہم **تَكْبَر** کی علامات کے بارے میں جانتے ہیں پھر سنجیدگی سے اپنا مُحاسبہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یاد رہے! **تَكْبَر** کی معلومات حاصل کرنے کا مقصد اپنی اصلاح ہونہ کہ دیگر مسلمانوں کے عُیُوب جاننے کی جستجو، خبردار! اپنی ناقص معلومات کی بنا پر کسی بھی مسلمان پر خواہ مخواہ **مُتَكَبِّر** ہونے کا حکم نہ لگائیے، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: لاکھوں مسائل و احکام، نیت کے فرق سے تبدیل ہو جاتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۹۸)

یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ ان علامات کو محض ایک مرتبہ پڑھنا اور سرسری طور پر اپنا جائزہ لے لینا ہی کافی نہیں کیونکہ نفس و شیطان کبھی نہیں چاہیں گے کہ ہم ان علامات کو اپنے اندر تلاش کر کے **تَكْبَر** کا علاج کرنے میں کامیاب ہو جائیں، لہذا! علاماتِ تکبر کو بار بار پڑھ کر خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لیجئے پھر اپنا مسلسل مُحاسبہ جاری رکھئے تو کامیابی کی راہ ہموار ہو جائے گی، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”تکبرُ جہنم میں لے جائے گا“ کے 19 حُرُوف کی نسبت سے تکبر کی 19 علامات

پہلی علامت: اس بات کو پسند کرنا کہ لوگ مجھے دیکھ کر تعظیماً کھڑے ہو جائیں

تاکہ دوسروں پر میری شان و شوکت کا اظہار ہو۔ (الحدیقة الندیة، ج ۱، ص ۵۸۳)

مَحَاسَبَہ: کہیں ہم بھی تو ایسے نہیں؟

مَدَنی پھول: اگر کوئی لوگوں کے کھڑے ہونے کو اس لئے پسند کرتا ہے کہ کم علم (جاہل)

لوگوں کو اس کی حیثیت کا علم ہو جائے اور وہ دین کے معاملے میں اس کی نصیحت کو قبول کریں، تکبر کا

نام و نشان بھی دل میں نہ ہو تو ایسا شخص متکبر نہیں ہے کیونکہ اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے، ہر آدمی

کے لئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی اور نیتوں کا حال اللہ عزوجل جانتا ہے۔ مگر یہ بہت

مشکل کام ہے لہذا ایسے شخص کو اپنے دل پر ایک سو بارہ بار غور کر لینا چاہئے ایسا نہ ہو کہ نفس و شیطان

اسے دھوکے میں مبتلا کر کے ہلاکت کے جنگل میں پہنچا دیں۔ (الحدیقة الندیة، ج ۱، ص ۵۸۳)

دوسری علامت: یہ چاہنا کہ اسلامی بھائی میری تعظیم کی خاطر میرے سامنے

باادب کھڑے رہیں تاکہ لوگوں میں میرا مقام و مرتبہ ظاہر ہو۔ (ایضاً)

مَحَاسَبَہ: کہیں ہم بھی تو ایسے نہیں؟

اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے

سَيِّدُ الْمُرْسَلِينَ ، خاتم النبیین ، جنابِ رَحْمَةِ لِّلْعَالَمِينَ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”جس کی یہ خوشی ہو کہ لوگ میری تعظیم کے لیے

کھڑے رہیں، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے۔“

(جامع الترمذی، کتاب الادب، الحدیث: ۲۷۶۴، ج ۴، ص ۳۴۷)

عجمیوں کی طرح کھڑے نہ رہا کرو

حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صاحبِ قرآنِ مُبین، محبوبِ ربِّ العَلَمین، جنابِ صادقِ وَاٰمِنِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عصا پر ٹیک لگا کر باہر تشریف لائے۔ ہم آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے کھڑے ہو گئے۔ ارشاد فرمایا: ”اس طرح نہ کھڑے ہوا کرو جیسے عَجَمی کھڑے ہوا کرتے ہیں کہ ان کے بعض، بعض کی تعظیم کرتے ہیں۔“

(سنن أبی داود، کتاب الادب، الحدیث ۵۲۳۰، ج ۴، ص ۴۵۸)

بیان کردہ حدیث کی تشریح

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ حصہ 16 صفحہ 113 پر صدرُ الشَّرِیعہ، بدرُ الطَّرِیقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: یعنی عجمیوں کا کھڑے ہونے میں جو طریقہ ہے وہ قبیح و مذموم (یعنی بُرا) ہے، اس طرح کھڑے ہونے کی ممانعت ہے، وہ یہ ہے کہ اُمرا بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں اور کچھ لوگ بوجہ تعظیم ان کے قریب کھڑے رہتے ہیں۔ دوسری صورت عدمِ جواز کی وہ ہے کہ وہ خود پسند کرتا ہو کہ میرے لیے لوگ کھڑے ہوا کریں اور کوئی کھڑا نہ ہو تو بُرا مانے جیسا کہ ہندوستان میں اب بھی ہیئتِ جگہ رواج ہے کہ امیروں، رئیسوں، زمینداروں کے لئے اُن کی رعایا کھڑی ہوتی ہے، نہ کھڑی ہو تو زُد و گوب تک نوبت آتی ہے۔ ایسے ہی مُتَكَبِّرین و مُتَجَبِّرین (یعنی تکبر اور ظلم کرنے والوں) کے متعلق حدیث میں وعید آئی ہے اور اگر اُن کی طرف سے یہ نہ ہو بلکہ یہ کھڑا ہونے والا اس کو مستحقِ تعظیم سمجھ کر ثواب کے لیے کھڑا ہوتا ہے یا تواضع کے طور پر کسی کے لئے کھڑا ہوتا

ہے تو یہ ناجائز نہیں بلکہ مُسْتَحَب ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۱۳)

اپنے سردار کے پاس اٹھ کر جاؤ

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب بنی قریظہ اپنے قلعے سے حضرت سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم پر اترے، حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت سیدنا سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آدمی بھیجا اور وہ وہاں سے قریب میں تھے۔ جب مسجد کے قریب آ گئے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے انصار سے فرمایا: ”اپنے سردار کے پاس اٹھ کر جاؤ۔“

(صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب اذا نزل العدو..... الخ، الحدیث ۴۳، ۳۰، ج ۲، ص ۳۲۲)

صحابہ کرام علیہم الرضوان کھڑے ہو کر تعظیم کیا کرتے

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میٹھے میٹھے آقا مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مسجد میں بیٹھ کر ہم سے باتیں کرتے جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کھڑے ہوتے تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے اور اتنی دیر کھڑے رہتے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو دیکھ لیتے کہ بعض ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے مکان میں تشریف لے گئے۔ (شعب الایمان، باب فی مقاربتہ..... الخ، الحدیث ۸۹۳۰، ج ۶، ص ۴۶۷)

تیسری علامت: کہیں آتے جاتے وقت یہ خواہش رکھنا کہ میرا کوئی شاگرد یا مرید یا عقیدت مندی کوئی رفیق برابر یا پیچھے پیچھے چلے تاکہ لوگ مجھے معزز سمجھیں۔

(الحدیقة الندیة، ج ۱، ص ۵۸۴)

مَحَاسِبہ: کہیں ہم بھی تو ایسے نہیں؟

دُوری میں اضافہ ہوتا رہتا ہے

حضرت سیدنا ابو ذرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”جب تک کسی آدمی کے پیچھے چلنے والے ہوں اللہ تعالیٰ سے اس کی دُوری میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔“

(احیاء علوم الدین، کتاب ذم الکبر والعجب، ج ۳، ص ۴۳۴)

مَدَنی پھول: کبھی انسان کی عادت میں یہ شامل ہوتا ہے کہ چلنے میں اُس کے ساتھ کوئی نہ کوئی ضرور ہو اس لئے کہ تنہا جانے میں اُسے وحشت ہوتی ہے یا اکیلے جانے میں دشمن کا خوف ہے کہ وہ اذیت و نقصان پہنچائے گا تو ایسی صورت میں کسی کو ساتھ لے لینا تکبر میں داخل نہیں۔ (الحدیقة الندیة، ج ۱، ص ۵۸۴)

چوتھی علامت: کسی سے ملاقات کے لئے خود چل کر جانے میں ذلت سمجھنا، اس بات کو پسند کرنا کہ دوسرا مجھ سے ملنے آئے۔ (ایضاً)

مَحَاسَبہ: کہیں ہم بھی تو ایسے نہیں؟

مَدَنی پھول: اگر کوئی اپنی دینی یا دنیاوی مصروفیات کے سبب لوگوں سے ملاقات کرنے نہیں جاتا یا اس لئے نہیں ملتا کہ غیبت وغیرہ گناہوں میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے یا سامنے والے پر اُس کی ملاقات گراں گزرے گی تو ایسا کرنا تکبر نہیں اور ان وجوہات کی بناء پر ملاقات نہ کرنا مذموم (یعنی قابل مذمت) بھی نہیں ہے۔ (ایضاً)

پانچویں علامت: بظاہر کسی کم تر اسلامی بھائی کا برابر آ کر بیٹھ جانا اس لئے ناگوار گزرنا کہ میں اس سے افضل ہوں، یہ بھی تکبر میں داخل ہے۔

(الحدیقة الندیة، ج ۱، ص ۵۸۵)

مَحَاسَبہ: کہیں ہم بھی تو ایسے نہیں؟

جب حجام برابر آ کر بیٹھا.....

خلیفہ اعلیٰ حضرت مولانا سید ایوب علی علیہ رحمۃ اللہ القوی کا بیان ہے کہ ایک صاحب جن کا نام مجھے یاد نہیں اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجدد دین و ملت، حضرت علامہ مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے اور اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت بھی کبھی کبھی ان کے یہاں تشریف لے جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضور (اعلیٰ حضرت) ان کے یہاں تشریف فرما تھے کہ ان کے محلے کا ایک پچارہ غریب مسلمان ٹوٹی ہوئی پرانی چارپائی پر جو صحن کے کنارے پڑی تھی جھکتے ہوئے بیٹھا ہی تھا کہ صاحب خانہ نے نہایت کڑوے تیوروں سے اُس کی طرف دیکھنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ دامت سے سر جھکائے اٹھ کر چلا گیا۔ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت کو صاحب خانہ کی اس مغرورانہ روش پر سخت تکلیف پہنچی مگر کچھ فرمایا نہیں۔ کچھ دنوں بعد وہ آپ کے یہاں آئے۔ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت نے اپنی چارپائی پر جگہ دی، وہ بیٹھے ہی تھے کہ اتنے میں کریم بخش حجام حضور (اعلیٰ حضرت) کا خط بنانے کے لئے آئے، وہ اس فکر میں تھے کہ کہاں بیٹھوں؟ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت نے فرمایا: ”بھائی کریم بخش! کیوں کھڑے ہو؟ مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔“ اور ان صاحب کے برابر میں بیٹھنے کا اشارہ فرمایا، وہ بیٹھ گئے، پھر ان صاحب کے غصہ کی یہ کیفیت تھی کہ جیسے سانپ بھنکاراں مارتا ہے، وہ فوراً اٹھ کر چلے گئے، پھر کبھی نہ آئے۔ خلاف معمول جب عرصہ گزر گیا تو اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت نے فرمایا: اب فلاں صاحب تشریف نہیں لاتے ہیں! پھر خود ہی فرمایا: میں بھی ایسے شخص سے ملنا نہیں چاہتا۔ (حیات اعلیٰ حضرت، حصہ ۱، ص ۱۰۸)

دیہاتیوں کو نیچے نہ بیٹھنے دیا

محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا محمد سردار احمد قادری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی خدمت میں دود بیہاتی ایک مسئلہ پوچھنے کے لئے حاضر ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس وقت چار پائی پر جلوہ گر تھے، دیہاتیوں نے آپ کے علمی مقام کا پاس کرتے ہوئے زمین پر بیٹھنا چاہا مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عاجزی کرتے ہوئے اُن دیہاتیوں کو اصرار کر کے نہ صرف چار پائی پر بیٹھایا بلکہ اپنی چار پائی کے سربانے کی طرف بٹھایا۔ حکم کی تعمیل کے لئے انہیں آپ کے برابر بیٹھنا پڑا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان کے مسئلہ کا جواب مرحمت فرمایا۔ (حیات محدث اعظم، ص ۱۹۳)

اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

اٰمِیْن بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چھٹی علامت: مریضوں، معذوروں اور غریبوں کو حقیر جانتے ہوئے ان کے

پاس بیٹھنے سے اجتناب کرنا۔ (الحدیقة الندیة، ج ۱، ص ۵۸۵)

مَحَاسَبَہ: کہیں ہم بھی تو ایسے نہیں؟

ساتویں علامت: کسی کو حقیر جانتے ہوئے سلام میں پہل نہ کرنا بلکہ دوسرے

اسلامی بھائی سے توقع رکھنا کہ یہ مجھے سلام کرے۔ (احیاء علوم الدین، ج ۳، ص ۲۷ ملخصاً)

مَحَاسَبَہ: کہیں ہم بھی تو ایسے نہیں؟

آٹھویں علامت: اپنے ماتحت یا کسی اور اسلامی بھائی کو حقیر جان کر اُس سے مُصافحہ

کرنے کو ناپسند کرنا، اگر ہاتھ ملانا ہی پڑ جائے تو طبیعت پر گراں (یعنی ناگوار) گزرنا۔

مُحَاسَبَہ: کہیں ہم بھی تو ایسے نہیں؟

نویں علامت: کسی مُعَظَّم دینی کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونے کو گوارا نہ کرنا۔

مُحَاسَبَہ: کہیں ہم بھی تو ایسے نہیں؟

دسویں علامت: اپنے لباس، اٹھنے بیٹھنے اور گفتگو میں امتیاز چاہنا تاکہ دوسروں کو نیچا دکھا سکے۔

مُحَاسَبَہ: کہیں ہم بھی تو ایسے نہیں؟

گیارہویں علامت: اپنا قُصُور ہوتے ہوئے بھی غَلَطی تسلیم نہ کرنا اور مُعافی مانگنے کے لئے تیار نہ ہونا۔ (الحدیقة الندیة، ج ۱، ص ۵۸۸ ملخصاً)

مُحَاسَبَہ: کہیں ہم بھی تو ایسے نہیں؟

بارہویں علامت: کسی کی نصیحت یا مشورہ قبول کرنے میں ذَلّت محسوس کرنا۔

(احیاء علوم الدین، ج ۳، ص ۴۲۲)

مُحَاسَبَہ: کہیں ہم بھی تو ایسے نہیں؟

تیرہویں علامت: اگر کسی کو نصیحت کی یا کوئی مشورہ دیا اور اُس نے کسی معقول وجہ سے قبول نہ کیا تو آپے سے باہر ہو جانا۔ (احیاء علوم الدین، ج ۳، ص ۴۲۲)

مُحَاسَبَہ: کہیں ہم بھی تو ایسے نہیں؟

چودھویں علامت: ہر ایک سے بحث کر کے غالب آنے کی کوشش کرنا، دوسرے کی دُرُست بات کو غَلَط اور اپنی غَلَط بات کو بھی سب سے بہتر تَصَوُّر کرنا۔

(الحدیقة الندیة، ج ۱، ص ۵۸۸)

مُحَاسَبَہ: کہیں ہم بھی تو ایسے نہیں؟

پندرہویں علامت: کسی کو حقیر جان کر اُس کے حقوق ادا نہ کرنا اور اگر اُس سے حق کی ادائیگی کا مطالبہ کیا جائے تو اسے تسلیم نہ کرنا۔ (جامع العلوم والحکم، ص ۱۷ ملخصاً)

مَحَاسِبَہ: کہیں ہم بھی تو ایسے نہیں؟

سولہویں علامت: ہر وقت دوسروں کے مقابلے میں اپنی برتری کے پہلو تلاش کرتے رہنا۔ (احیاء علوم الدین، ج ۳، ص ۴۳۰ ملخصاً)

مَحَاسِبَہ: کہیں ہم بھی تو ایسے نہیں؟

سترہویں علامت: اپنے گھر کے کام کاج کرنے، بازار سے سودا سُلَف اٹھا کر لانے کو کسر شان سمجھنا۔ (الحدیقة الندیة، ج ۱، ص ۵۸۶)

مَحَاسِبَہ: کہیں ہم بھی تو ایسے نہیں؟

مدنی پھول: اگر مرض، تکلیف، سُستی یا بڑھاپے کی وجہ سے گھر کے کام کاج میں ہاتھ نہیں بٹاتا تو ایسے شخص پر کوئی الزام نہیں۔ (الحدیقة الندیة، ج ۱، ص ۵۸۶)

اٹھارہویں علامت: کم قیمت لباس پہننے میں شرم محسوس کرنا کہ لوگ کیا کہیں گے! (ایضاً)

مَحَاسِبَہ: کہیں ہم بھی تو ایسے نہیں؟

انیسویں علامت: امیروں کی دعوت میں پورے اہتمام سے شریک ہونا اور غریبوں کی دعوت کو سرے سے قبول ہی نہ کرنا۔ (ایضاً)

مَحَاسِبَہ: کہیں ہم بھی تو ایسے نہیں؟

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

انوکھی چھینک

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ”فیضان سنت“ جلد 2 کے 505 صفحات پر مشتمل باب، ”غیبت کی تباہ کاریاں“ صفحہ 325 پر ہے: نمازوں اور سنتوں پر عمل کی عادت ڈالنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنتوں کی تربیت کیلئے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر کیجئے، آپ کی ترغیب و تحریص کیلئے ایک مدنی بہار پیش خدمت ہے چنانچہ ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح کا بیان ہے کہ میری ریڑھ کی ہڈی کا مہرہ اپنی جگہ سے ہل گیا تھا۔ بہت علاج کرایا مگر افاقہ نہ ہوا۔ ایک اسلامی بھائی کے ترغیب دلانے پر عاشقانِ رسول کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلے میں سفر کیا۔ رات کے کھانے کے وقت اچانک مجھے زوردار چھینک آئی جس سے میرا سارا جسم لرزا اٹھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس انوکھی چھینک کی برکت سے میری ریڑھ کی ہڈی کا مہرہ اپنی جگہ پر دُرسٹ ہو گیا۔

ریڑھ کی ہڈیوں، کی بھی بیماریوں، سے ملگنی شفا، قافلے میں چلو
تاجدارِ حرم کا، جو ہو گا کرم، پایگا دل جلا، قافلے میں چلو
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چھینک کی برکتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مدنی قافلے کی بھی کیا خوب بہاریں ہیں! کہ اس کی برکت سے زوردار چھینک آئی اور پیٹھ کا مہرہ درست ہو گیا! چھینک اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پسند ہے اور اس کی بھی کیا خوب برکتیں ہیں! دعوتِ اسلامی

کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 32 صفحات پر مشتمل رسالہ،
”101 مدنی پھول“ صفحہ 13 تا 14 پر ہے: ﴿1﴾ جو کوئی چھینک آنے پر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ کہے اور اپنی زبان سارے دانتوں پر پھیر لیا کرے تو
 اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔ (مرآۃ المناجیح ج ۶ ص

۳۹۶) ﴿2﴾ حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم

فرماتے ہیں: جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ کہے تو وہ داڑھ اور

کان کے درمیں کبھی مبتلا نہیں ہوگا۔ (مَرْقَاۃ الْمَفَاتِیْح ج ۸ ص ۹۹ تحت الحدیث

۴۷۳۹) ﴿3﴾ چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا چاہیے بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

رَبِّ الْعَالَمِیْنَ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ کہے۔ ﴿4﴾ سننے والے پر واجب

ہے کہ فوراً یَرْحَمُکَ اللّٰہُ “ (یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رحم فرمائے) کہے۔ اور اتنی آواز

سے کہے کہ چھینکنے والا خود سن لے۔ (بہار شریعت حصہ ۱۶ ص ۱۱۹) ﴿5﴾ جواب سن کر چھینکنے

والا کہے: ”یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَ لَکُمْ“ (یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے) یا یہ

کہے: ”یُہْدِیْکُمْ اللّٰہُ وَ یُصْلِحْ بِاَلْکُمْ“ (یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا

حال درست کرے)۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۳۲۶) (غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۳۲۵)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تکبر کے مختلف انداز

تکبر کا اظہار کبھی تو انسان کی حرکات و سکنات سے ہوتا ہے جیسے منہ

پھلانا، ناک چڑھانا، ماتھے پر بل ڈالنا، گھورنا، سر کو ایک طرف جھکانا، ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر

بیٹھنا، ٹیک لگا کر کھانا، اکڑ کر چلنا وغیرہ اور کبھی گفتگو سے مثلاً یہ کہنا: ”کچھوے کی اولاد! تم

میرے سامنے زبان چلاتے ہو، تمہاری یہ ہمت کہ مجھے جواب دیتے ہو، وغیرہ وغیرہ۔
الغرض مختلف احوال، اقوال اور افعال کے ذریعے تَكْبَر کا اظہار ہو سکتا ہے، پھر بعض
متکبرین میں اظہار کے تمام انداز پائے جاتے ہیں اور کچھ متکبرین (مُت-کب-برین)
میں بعض۔ لیکن یاد رہے کہ یہ تمام باتیں اُسی وقت تَكْبَر کے رُمرے میں آئیں
گی جبکہ دل میں تَكْبَر موجود ہو محض ان چیزوں کو تَكْبَر نہیں کہا جاسکتا۔

(ماخوذ از احیاء العلوم، ج ۳، ص ۴۳۴)

تکبر کے نتیجے میں پیدا ہونے والی بُرائیاں

تکبر ایسا مُہلک (مُہ-لک) مرض ہے کہ اپنے ساتھ دیگر کئی برائیوں کو لاتا
ہے اور کئی اچھائیوں سے آدمی کو محروم کر دیتا ہے۔ چنانچہ حجۃ الاسلام حضرت سیدنا امام
محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی لکھتے ہیں: ”متکبر شخص جو کچھ اپنے لئے پسند کرتا ہے اپنے
مسلمان بھائی کے لئے پسند نہیں کر سکتا، ایسا شخص عاجزی پر بھی قادر نہیں ہوتا جو تقویٰ
پر ہیزگاری کی جڑ ہے، کینہ بھی نہیں چھوڑ سکتا، اپنی عزت بچانے کے لئے جھوٹ بولتا
ہے، اس جھوٹی عزت کی وجہ سے غصہ نہیں چھوڑ سکتا، حسد سے نہیں بچ سکتا، کسی کی
خیر خواہی نہیں کر سکتا، دوسروں کی نصیحت قبول کرنے سے محروم رہتا ہے، لوگوں کی
غیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے الغرض متکبر آدمی اپنا بھرم رکھنے کے لئے ہر برائی کرنے
پر مجبور اور ہر اچھے کام کو کرنے سے عاجز ہو جاتا ہے۔“ (احیاء العلوم، ج ۳، ص ۴۲۳ ملخصاً)

تکبر سے جان چھڑا لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس گناہ کی تعریف، تباہ کاریاں، بعض علامتیں
جاننے اور مسلسل غور و فکر کے بعد اپنے اندر تَكْبَر کی موجودگی کا انکشاف ہونے کی

صورت میں فوری طور پر علاج کی کوششیں کرنا ہم پر لازم ہے۔ یقیناً نفس و شیطان اپنا ساز اور لگائیں گے کہ ”ہم سدھرنے نہ پائیں“، لیکن سوچئے تو سہی کہ آخر ہم کب تک نفس و شیطان کے سامنے چاروں شانے چت ہوتے رہیں گے! کب تک ہم خوابِ خرگوش کے مزے لیتے رہیں گے! قبر میں میٹھی نیند سونے کے لئے ہمیں آج ہی بیدار ہونا پڑے گا۔ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں نفس و شیطان کے خلاف یوں فریاد کرتے ہیں،

سرورِ دیں لیجئے اپنے ناتوانوں کی خبر
نفس و شیطان سپدا کب تک دباتے جائیں گے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گناہوں کے علاج میں ہماری ذرا سی غفلت طویل پریشانی کا سبب بن سکتی ہے کہ نہ جانے کب موت ہمیں دُنیا کی رونقوں سے اٹھا کر ویران قبر کی تنہائیوں میں پہنچا دے، جہاں نہ صرف گھپ اندھیرا بلکہ وحشت کا بسیرا بھی ہوگا، کوئی مونس نہ کوئی ہمدرد! اگر **تکبر** اور دیگر گناہوں کے سبب ہمیں عذابِ قبر میں مبتلا کر دیا گیا، آگ بھڑکا دی گئی، سانپ اور بچھو ہم سے لپٹ گئے، ہمیں مارا پیٹا گیا تو کیا کریں گے! کس سے فریاد کریں گے! کون ہمیں چھڑانے آئے گا! آج موقع ہے کہ **تکبر** سمیت اپنے تمام گناہوں سے سچی توبہ کر کے اپنے ربِّ عزَّوَجَلَّ کو منا لیجئے۔

کر لے توبہ ربِّ عزَّوَجَلَّ کی رحمت ہے بڑی

قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”عِلَاجِ تَكْبَر“ کے آٹھ حروف کی نسبت سے تکبر پر اُبھارنے والے 8 اسباب اور اُن کا علاج

ہر مرض کے علاج کے لئے اُس کے اسباب کا جاننا بہت ضروری ہے، بنیادی طور پر دل میں تَكْبَر اسی وقت پیدا ہوتا ہے جب آدمی خود کو بڑا سمجھے اور اپنے آپ کو وہی بڑا سمجھتا ہے جو اپنے اندر کسی کمال کی پُو پاتا ہے، پھر وہ کمال یا تو دینی ہوتا ہے جیسے علم و عمل وغیرہ اور کبھی دُنویٰ مثلاً مال و دولت اور طاقت و منصب وغیرہ، یوں تَكْبَر کے کم از کم 8 اسباب ہیں: (۱) علم (۲) عبادت (۳) مال و دولت (۴) حسب و نسب (۵) عہدہ و منصب (۶) کامیابیاں (۷) حُسن و جمال (۸) طاقت و قوت۔

(احیاء علوم الدین، ج ۳، ص ۴۶ تا ۴۳ ملخصاً)

(۱) عِلْم

عِلْم دین سیکھنا سیکھنا بہت بڑی سعادت ہے اور اپنی ضرورت کے بقدر اس کا حاصل کرنا فرض بھی ہے مگر بعض اوقات انسان کثرتِ عِلْم کی وجہ سے بھی تَكْبَر کی آفت میں مبتلا ہو جاتا ہے اور کم عِلْمِ اسلامی بھائیوں کو حقیر جاننے لگتا ہے۔ بات بات پر انہیں جھاڑنا، وہ کوئی سوال پوچھ بیٹھیں تو ان کی کم علمی کا احساس دلا کر ذلیل کرنا، انہیں ”جاہل“ اور ”گنوار“ جیسے بُرے القابات سے یاد کرنا اُس کی عادت بن جاتا ہے۔ ایسا شخص تو قُبْح رکھتا ہے کہ لوگ اُسے سلام کرنے میں پہل کریں اور اگر یہ کسی اُن پڑھ کو سلام میں پہل کر لے یا دو گھڑی اُس سے ملاقات کر لے یا اس کی دعوت قبول کر لے تو اُس پر اپنا احسان سمجھتا ہے، عام طور پر لوگ اس کی خیر خواہی کرتے

ہیں مگر یہ ان کے ساتھ حسنِ سلوک نہیں کرتا، لوگ اس کی ملاقات کو آتے ہیں لیکن یہ ٹو دچل کر ان سے ملاقات کو نہیں جاتا، لوگ اس کی بیمار پُرسی کرتے ہیں مگر یہ ان کی بیمار پُرسی نہیں کرتا، کوئی اس کی خدمت میں کوتاہی کرے تو اسے بُرا جانتا ہے، وہ خود کو اللہ تعالیٰ کے ہاں دوسرے لوگوں سے افضل و اعلیٰ سمجھتا ہے، ان کے گناہوں کو بُرا جانتا اپنی خطائیں بھول جاتا ہے۔ الغرض ایسا شخص سر سے پاؤں تک آفتِ علم یعنی تَكْبَر میں گرفتار ہو جاتا ہے، چُنانچہ مروی ہے کہ: ”أَفَقَةُ الْعِلْمِ الْخِيَلَاءُ“ یعنی علم کی آفت تَكْبَر ہے۔“ (فیض القدیر، تحت الحديث: ۹۶۵۴ ج ۶ ص ۴۷۸)

علم سے پیدا ہونے والے تکبر کے علاج

﴿۱﴾ ایسے اسلامی بھائیوں کو ”مُعَلِّمُ الْمَلَكُوت“ کے مُصَب تک پہنچنے والے (یعنی شیطان) کا انجام یاد رکھنا چاہئے جس نے اپنے آپ کو حضرت سیدنا آدم صَفِيُّ اللّٰهِ عَلٰی نَبِیْنَاوَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام سے افضل قرار دیا تھا مگر اُسے اِس تَكْبَر کے نتیجے میں کیا ملا! ڈرنا چاہئے کہ کہیں یہ تَكْبَر ہمیں بھی عذابِ جہنّم کا حقدار نہ بنا دے۔

گر تو ناراض ہوا میری ہلاکت ہوگی
ہائے میں میں نارِ جہنّم میں جلوں گا یارب

﴿۲﴾ اِس روایت کو غور سے پڑھئے اور اپنا مُحاسبہ کیجئے کہ آپ کہاں کھڑے ہیں!

اہلِ علم کے تکبر میں مبتلا ہونے کا سبب

حضرت سیدنا وہب بن مُنَبِّہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”علم کی مثال تو بارش کے اُس پانی کی طرح ہے جو آسمان سے صاف و شفاف اور میٹھا نازل

ہوتا ہے اور درخت اُس کو اپنی شاخوں کے ذریعے جُذْب کر لیتے ہیں۔ اب اگر درخت کڑوا ہوتا ہے تو بارش کا پانی اُس کی کڑواہٹ میں اضافہ کرتا ہے اور اگر وہ درخت میٹھا ہوتا ہے تو اُس کی مٹھاس میں اضافہ کرتا ہے بس یونہی علم بذاتِ خود تو فائدے کا باعث ہے مگر جب خواہشاتِ نفس میں گرفتار انسان اس کو حاصل کرتا ہے تو یہ علم اُس کے تَكْبَر میں مبتلا ہونے کا سبب بن جاتا ہے اور جب شریف النفس انسان کو یہ دولتِ علم حاصل ہوتی ہے تو یہ اُس کی شرافت، عبادت، خوف و خشیت اور پرہیزگاری میں اضافہ کرتا ہے۔ (الحدیقة الندیة، ج ۱، ص ۵۵۷)

عالم کا خود کو ”عالم“ سمجھنا

﴿۳﴾ خود کو ”عالم“ بلکہ ”علامہ“ کہنے بلکہ دل میں سمجھنے والوں کیلئے بھی مقامِ غور ہے کہ اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن جنہیں 55 سے زائد علوم و فنون پر عبور حاصل تھا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی علمی و جاہت، فقہی مہارت اور تحقیقی بصیرت کے جلوے دیکھنے ہوں تو فتاویٰ رضویہ دیکھ لیجئے جس کی 30 جلدیں (تخریج شدہ) ہیں۔ ایک ہی مفتی کے قلم سے نکلا ہوا یہ غالباً اردو زبان میں دنیا کا ضخیم ترین مجموعہ فتاویٰ ہے جو کہ تقریباً بائیس ہزار (22000) صفحات، چھ ہزار آٹھ سو سینتالیس (6847) سوالات کے جوابات اور دوسو چھ (206) رسائل پر مشتمل ہے۔ جبکہ ہزار ہا مسائل ضمناً زیر بحث آئے ہیں۔ ایسے عظیم الشان عالمِ دین اپنے بارے میں عاجزی کرتے ہوئے فرما رہے ہیں کہ ”فقیر تو ایک ناقص، قاصر، ادنیٰ طالبِ علم ہے، کبھی خواب میں بھی اپنے لیے کوئی مرتبہ علم قائم نہ کیا اور بحمدہ تعالیٰ بظاہر اسباب یہی ایک وجہ ہے کہ رحمتِ الہی میری دستگیری فرماتی ہے، میں

اپنی بے بضاعتی (یعنی بے سروسامانی) جانتا ہوں، اس لیے پھونک پھونک کر قدم رکھتا ہوں، مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے کرم سے میری مدد فرماتے ہیں اور مجھ پر علم حق کا افاضہ فرماتے (یعنی فیض پہنچاتے) ہیں، اور انہیں کے ربِّ کریم کے لیے حمد ہے، اور ان پر ابدی صلوة و سلام۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۲۹، ص ۵۹۴) ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: کبھی میرے دل میں یہ خطرہ نہ گزرا کہ میں ”عالم“ ہوں۔“ (فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۹۳)

مقام غور ہے کہ جب اتنے بڑے مفتی، محدث، مُفسِّر اور فقیہ ٹوکو ”عالم“ نہیں سمجھتے تو ماوشما کس شمار میں ہیں!

خود کو عالم کہنے والا جاہل ہے!

حدیثِ پاک میں تو یہاں تک آیا کہ ”مَنْ قَالَ اَنَا عَالِمٌ فَهُوَ جَاهِلٌ“ یعنی جس شخص نے یہ کہا کہ میں عالم ہوں، تو ایسا شخص جاہل ہے۔“

(المعجم الاوسط، الحدیث ۶۸۴۶، ج ۵، ص ۱۳۹)

شارحین نے اس حدیثِ مبارکہ میں اپنے آپ کو ”عالم“ کہنے والے کو جاہل سے تعبیر کرنے کی وجہ یہ بیان کی کہ جو واقعی عالم ہوتا ہے وہ اس علم کے ذریعے اپنے نفس کی معرفت رکھتا ہے اُسے اپنا نفس انتہائی حقیر و عاجز نظر آتا ہے، اس لئے اپنے لئے ”علم کا دعویٰ“ نہیں کرتا اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ حقیقی علم تو اللہ عزَّ وَّجَلَّ ہی کے پاس ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ“ (البقرہ: ۲۱۶)

ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔“ اور جو عالم ہونے کا دعویٰ کرے تو گویا اُس نے ابھی علم کو سمجھا ہی نہیں ہے لہذا اُسے جاہل کہا گیا۔

(الحدیقة الندیة، ج ۱، ص ۶۷ ملخصاً)

مَدَنی پھول: عالم اگر اپنا ”عالم“ ہونا لوگوں پر ظاہر کرے تو اس میں حرج نہیں مگر یہ

ضروری ہے کہ تَفَاخُو (فخر جتانے) کے طور پر یہ اظہار نہ ہو کہ تَفَاخُو حرام ہے بلکہ محض تحدیثِ نعمتِ الہی کے لیے یہ ظاہر ہوا اور یہ مقصد ہو کہ جب لوگوں کو ایسا معلوم ہوگا تو استفادہ کریں گے کوئی دین کی بات پوچھے گا اور کوئی پڑھے گا۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۲۷۰)

﴿۴﴾ ایسی روایات پیش نظر رکھے جس میں علما کو عذاب دیئے جانے کا تذکرہ ہے اور خود کو اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی بے نیازی سے ڈرائے، مثلاً:

سب سے زیادہ عذاب

اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیُوبِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”قیمت کے دن سب سے زیادہ عذاب اُس عالم کو ہوگا جس کے علم نے اُسے نفع نہ دیا ہوگا۔“ (شعب الایمان، باب فی نشر العلم، الحدیث: ۱۷۷۸، ج ۲، ص ۲۸۵)

خود کو حقیر سمجھنے کا طریقہ

﴿۵﴾ زیورِ علم سے آراستہ اسلامی بھائی دوسروں کو حقیر اور خود کو افضل سمجھنے کے شیطانی وار سے بچنے کے لئے یہ مدنی سوچ اپنالے کہ اگر اپنے سے کم عمر کو دیکھے تو اسے اپنے سے یہ خیال کر کے افضل سمجھے کہ اس کی عمر تھوڑی ہے، اس کے گناہ بھی مجھ سے کم ہوں گے، اس لئے مجھ سے بہتر ہے اور اگر اپنے سے کسی بڑے کو دیکھے تو اس کو بھی خود سے بہتر سمجھے اور یہ جانے کہ اس کی عمر مجھ سے زیادہ ہے، اس نے نیکیاں بھی مجھ سے زیادہ کی ہوں گی، اور اگر ہم عمر کو دیکھے تو اس کے بارے میں حُسنِ ظن رکھے کہ یہ اطاعت، عبادت اور نیکی میں مجھ سے بہتر ہے، اگر اپنے سے کم علم یا جاہل کو دیکھے تو اس کو بھی اپنے سے بہتر سمجھے کہ یہ اپنی جہالت و کم علمی کی وجہ سے گناہ کرتا ہے اور میں علم رکھنے کے باوجود گناہ میں گرفتار ہوں اس لئے یہ جاہل تو مجھ سے زیادہ

عذر والا ہے یعنی اس کے پاس تو علم کے نہ ہونے کی وجہ سے جہل کا عذر ہے میں کونسا عذر پیش کروں گا! اور اگر خود سے زیادہ علم والے کو دیکھے تو اس کو بھی خود سے بہتر سمجھے اور یہ جانے کہ اس کا علم زیادہ ہے لہذا تقویٰ اور علم کی وجہ سے عبادات بھی زیادہ ہوں گی اس لئے کہ اسے معلوم ہے کہ کس کس عبادت کا اجر و ثواب زیادہ ہے! کون کون سے اعمال کا درجہ بلند ہے! اس نے نیکیاں بھی اپنے علم کی وجہ سے زیادہ جمع کر لی ہوں گی اور علم کی فضیلت کی وجہ سے جو بخشش و عطا ہوگی وہ اس کے نصیب میں ہوگی، اگر کسی کافر کو دیکھے تو اگرچہ اسے حقیر جاننے میں شرعاً کوئی حرج نہیں مگر اپنے دل سے **تَكْبَر** کا صفایا کرنے کے لئے اسے بھی بحیثیت انسان کے خود سے حقیر اور کم تر نہ جانے، کافر کو دیکھ کر اپنے اندر اس طرح عاجزی پیدا کرے کہ اس وقت یہ کافر ہے اور میں مومن، لیکن کیا معلوم کہ یہ توبہ کر لے اور آخری وقت میں مسلمان ہو جائے یوں اس کا خاتمہ ایمان پر ہو جائے اور یہ بخشش و نجات کا مستحق بن جائے جبکہ میں ساری عمر ایمان پر گزار کر ممکن ہے اپنی موت سے پہلے کوئی ایسا کام کر بیٹھوں کہ میرا ایمان جاتا رہے اور میرا خاتمہ کفر پر ہو! حدیث پاک میں ہے: **إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ** یعنی اعمال کا دار و مدار خاتمے پر ہے۔“ (صحیح البخاری الحدیث ۶۶۰۷، ج ۴، ص ۲۷۴) **مُفَسِّر** شہیر **حکیمُ الْأُمّت** حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ ان اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: ”یعنی مرتے وقت جیسا کام ہوگا ویسا ہی انجام ہوگا لہذا چاہیے کہ بندہ ہر وقت ہی نیک کام کرے کہ شاید وہی اس کا آخری وقت ہو۔“ (مرآۃ المناجیح، ج ۱، ص ۹۵)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ بے نیاز ہے اُس کی ”خفیہ تدبیر“
کو کوئی نہیں جانتا، کسی کو بھی اپنے علم یا عبادت پر ناز نہیں کرنا چاہئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ

تکبر کی ٹھوسست کی وجہ سے مرنے سے پہلے ہمارا ایمان سلب ہو جائے اور معاذ اللہ
عَزَّوَجَلَّ ہمارا خاتمہ کفر پر ہو، اگر خدا نخواستہ ایسا ہوا تو علم کے دینے اور عبادتوں کے
خزینے ہمارے کچھ کام نہ آئیں گے۔

مسلمان ہے عطا تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتمہ یا الٰہی العزوجل

کافر کو کافر کہنا ضروری ہے

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 692 صفحات پر
مشتمل کتاب، ”کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب“ کے صفحہ 59
پر شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس
عطا رقادری دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں: کافر کو کافر کہنا نہ صرف جائز بلکہ بعض صورتوں
میں فرض ہے۔ صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی
اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں: ایک یہ وبا بھی پھیلی ہوئی ہے کہتے ہیں کہ ہم تو کافر کو
بھی کافر نہ کہیں گے کہ ہمیں کیا معلوم کہ اس کا خاتمہ کفر پر ہوگا، یہ بھی غلط ہے قرآن
عظیم نے کافر کو کافر کہا اور کافر کہنے کا حکم دیا۔ (چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:)

ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ اے کافرو!

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ

(پ ۳۰ الکافرون ۱)

اور اگر ایسا ہے تو مسلمان کو بھی مسلمان نہ کہو تمہیں کیا معلوم کہ اسلام پر مرے گا خاتمہ
کا حال تو خدا جانے مگر شریعت نے کافرو مسلم میں امتیاز رکھا ہے۔

(بہار شریعت، جلد ۲، حصہ ۹، ص ۳۵۵)

یہ مجھ سے بہتر ہے

حضرت سیدنا بکر بن عبداللہ تابعی علیہ رحمۃ اللہ القوی جب کسی بوڑھے آدمی کو دیکھتے تو فرماتے: ”یہ مجھ سے بہتر ہے اور مجھ سے پہلے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کا شرف رکھتا ہے۔“ اور جب کسی جوان کو دیکھتے تو فرماتے: ”یہ مجھ سے بہتر ہے کیونکہ میرے گناہ اس سے کہیں زیادہ ہیں۔“ (حلیۃ الاولیاء، ج ۲، ص ۲۵۷، الحدیث ۲۱۴۳)

اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غیر نافع علم سے خدا کی پناہ

﴿۶﴾ نفع نہ دینے والے علم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگئے۔ محبوب رب العزت، محسن انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دعا کیا کرتے تھے: ”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ“ یعنی اے اللہ عزوجل میں ایسے علم سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو نفع نہ دے، اور ایسے دل سے (تیری پناہ چاہتا ہوں) جو عاجزی و انکساری نہ کرے۔“ (صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، الحدیث: ۲۷۲۲، ص ۴۵۷، ملخصاً)

قیامت کے چار سوالات

﴿۷﴾ اپنے علم پر عمل کیجئے۔ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ گہر بار ہے: ”قیامت کے دن بندہ اُس وقت تک قدم نہ ہٹا سکے گا جب تک اُس سے یہ چار سوالات نہ کر لئے جائیں: (۱) اپنی عمر کن کاموں میں گزاری (۲) اپنے علم پر کتنا عمل کیا (۳) مال کس طرح کمایا اور کہاں خرچ کیا اور (۴) اپنے جسم کو کن کاموں میں بوسیدہ کیا۔“ (جامع الترمذی، الحدیث: ۲۴۲۵، ج ۴ ص ۱۸۸)

﴿۸﴾ اپنے اکابرین علیہم رحمۃ اللہ المین کے نقوشِ قدم سے رہنمائی حاصل کیجئے کہ علم و عمل کے پہاڑ ہونے کے باوجود کیسی عاجزی کیا کرتے تھے!

”عاجزی کا نُور“ کے 10 حُرُوف کی نسبت سے بُزرگانِ دین کی عاجزی کی دس حکایات (۱) کاش میں پرندہ ہوتا

امیرُ المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک پرندے کو درخت پر بیٹھے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اے پرندے! تُو بڑا خوش بخت ہے، وَاللّٰہ! کاش! میں بھی تیری طرح ہوتا، درخت پر بیٹھتا، پھل کھاتا، پھراؤ جاتا، تجھ پر کوئی حساب و عذاب نہیں، خدا کی قسم! کاش! میں کسی راستے کے کنارے پر کوئی دَرَخت ہوتا، وہاں سے کسی اُونٹ کا گزر رہوتا، وہ مجھے منہ میں ڈالتا چباتا پھر نگل جاتا۔ اے کاش! میں انسان نہ ہوتا۔ (مُصَنَّف ابن ابی شیبۃ ج ۸ ص ۱۴۴، دارالفکر بیروت) ایک موقع پر فرمایا: ”کاش! میں کسی مسلمان کے پہلو کا بال ہوتا۔“ (الزُّہد، للإمام احمد بن حنبل ص ۱۳۸ رقم ۵۶۰)

(۲) کاش! میں پھل دار پیڑ ہوتا

حضرت سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بار غلبہِ خوف کے وقت فرمانے لگے: ”خدا کی قسم! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے جس دن مجھے پیدا فرمایا تھا کاش! اُس دن وہ مجھے ایسا پیڑ بنا دیتا جس کو کاٹ دیا جاتا اور اس کے پھل کھالے جاتے۔“

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۸ ص ۱۸۳)

(۳) میں ان کی عاجزی دیکھنا چاہتا تھا

جلیلُ القدرِ مُحَمَّدٌ ث حضرت سیدنا سفیان ثوری علیہ رحمۃ اللہ القوی رملہ تشریف

لائے تو حضرت سیدنا ابراہیم بن ادھم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم نے ان کو پیغام بھیجا کہ ہمارے پاس تشریف لا کر کوئی حدیث سنائیے۔ حضرت سیدنا سفیان ثوری علیہ رحمۃ اللہ القوی تشریف لے آئے تو حضرت سیدنا ابراہیم بن ادھم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم سے عرض کی گئی: ”آپ ایسے لوگوں کو یوں بلاتے ہیں!“ فرمایا: ”میں ان کی تواضع (یعنی عاجزی) دیکھنا چاہتا تھا۔“ (احیاء العلوم، ج ۳، ص ۴۳۵)

(۴) اسی وجہ سے تو وہ ”مالک“ ہیں

حضرت سیدنا مالک بن دینار علیہ رحمۃ اللہ الغفار فرماتے ہیں: ”اگر کوئی اعلان کرنے والا مسجد کے دروازے پر کھڑا ہو کر اعلان کرے کہ تم میں سے جو سب سے بُرا ہے وہ باہر نکلے تو اللہ عز و جل کی قسم! مجھ سے پہلے کوئی نہیں نکلے گا، ہاں! جس میں دوڑنے کی زیادہ طاقت ہو وہ مجھ سے پہلے نکلے گا۔“ راوی کہتے ہیں جب حضرت سیدنا مالک بن دینار علیہ رحمۃ اللہ الغفار کی یہ بات حضرت سیدنا عبد اللہ بن مبارک علیہ رحمۃ اللہ الخالق کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا: اسی وجہ سے تو وہ ”مالک“ ہیں۔

(احیاء علوم الدین، کتاب ذم الکبر والعجب، فصل فضیلة التواضع، ج ۳، ص ۴۲۰)

(۵) امام فخر الاسلام کے آنسو

امام فخر الاسلام حضرت سیدنا علی بن محمد بزدوی علیہ رحمۃ اللہ القوی جب بغداد شریف کے مدرسہ نظامیہ میں صدر مُدَرِّس مقرر کئے گئے تو پہلے ہی دن جب وہ مُسَنِّد تدریس پر بیٹھے تو انہیں خیال آ گیا کہ یہ وہی مُسَنِّد ہے جس پر کبھی حضرت سیدنا ابوالفتح شیرازی علیہ رحمۃ اللہ القوی اور حجۃ الاسلام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی جیسے اکابر اُمت بیٹھ کر درس دے چکے ہیں۔ یہ تَصَوُّر آتے ہی ان کے دل پر ایک عجیب

کیفیت طاری ہوگئی اور آنکھوں سے آنسوؤں کا ایک سیلاب امنڈ آیا۔ بڑی دیر تک عمامہ اپنی آنکھوں پر رکھ کر روتے رہے اور یہ شعر پڑھا ۔

خَلَّتِ الدِّيَارُ فَسَدَتْ غَيْرَ مَسُودٍ

وَمَنْ الْعِنَاءِ تَفَرَّدِي بِالسُّودِ

یعنی ملک باکمال لوگوں سے خالی ہو گیا اور میں جو سرداری کے لائق نہیں تھا سردار بن گیا۔ مجھ جیسے آدمی کا سردار بن جانا کس قدر تکلیف دہ ہے! (روحانی حکایات، ص ۹۰)

(۶) قیدیوں کے ساتھ کھانا

حضرت سیدنا شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں :

ایک مرتبہ مجھے اپنے پیر و مرشد حضرت سیدنا ضیاء الدین ابونجیب سہروردی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے ہمراہ مُلکِ شام جانے کا اتفاق ہوا۔ کسی مالدار شخص نے کھانے کی کچھ اشیاء قیدیوں کے سروں پر رکھوا کر شیخ کی خدمت میں بھجوائیں۔ ان قیدیوں کے پاؤں بیڑیوں میں جکڑے ہوئے تھے۔ جب دسترخوان بچھایا گیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خادم کو حکم دیا: ”ان قیدیوں کو بلاؤ تا کہ وہ بھی درویشوں کے ہمراہ ایک ہی دسترخوان پر بیٹھ کر کھانا کھائیں۔“ لہذا ان سب قیدیوں کو لایا گیا اور ایک دسترخوان پر بٹھا دیا گیا۔ شیخ ضیاء الدین ابونجیب علیہ رحمۃ اللہ الحبيب اپنی نشست سے اٹھے اور ان قیدیوں کے درمیان جا کر اس طرح بیٹھ گئے کہ گویا آپ انہی میں سے ایک ہیں۔ ان سب نے آپ کے ہمراہ بیٹھ کر کھانا کھایا۔ اُس وقت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طبیعت کی عاجزی و انکساری ہمارے سامنے ظاہر ہوئی کہ اس قدر علم و فضل اور مرتبہ و مقام کے باوجود آپ نے تَكْبَر سے اپنے آپ کو بچائے رکھا۔ (الابریز، ج ۲، ص ۴۶، ملخصاً)

(۷) کتے کے لئے راستہ چھوڑ دیا

حضرت سیدنا شیخ ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمن علیہ رحمۃ الرحمن جید عالم دین اور بہت بڑے فقیہ تھے۔ ایک دن شدید بارش اور کچڑ کے موسم میں اپنے عقیدت مندوں کی ہمراہی میں کہیں تشریف لے جا رہے تھے کہ سامنے سے ایک کتا آتا دکھائی دیا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دیوار کے ساتھ لگ گئے اور کتے کے گزرنے کے لئے راستہ چھوڑ دیا۔ جب کتا قریب آیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پٹلی طرف کچڑ میں آگئے اور راستے کا اوپری صاف حصہ کتے کے گزرنے کے لئے چھوڑ دیا۔ جب کتا گزر گیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہمراہیوں نے دیکھا کہ آپ کے چہرے پر افسوس کے آثار موجود ہیں۔ انہوں نے عرض کی: ”حضرت! آج ہم نے ایک حیران کن بات دیکھی ہے کہ آپ نے کتے کے لئے صاف راستہ چھوڑ دیا اور خود کچڑ میں پاؤں رکھ دیا!“ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب دیا: ”جب میں پہلے دیوار کے ساتھ لگا تو مجھے خیال آیا کہ میں نے اپنے آپ کو بہتر سمجھتے ہوئے اپنے لئے صاف جگہ منتخب کر لی، میں ڈرا کہ میری اس حرکت کے باعث کہیں اللہ تعالیٰ مجھ سے ناراض نہ ہو جائے، لہذا میں وہ جگہ چھوڑ کر کچڑ میں آگیا۔“ (الابرار، ج ۲، ص ۱۴۶)

(۸) اپنے دل کی نگرانی کرتے رہو

حضرت سیدنا بایزید بسطامی قدس سرہ السامی کو ایک مرتبہ یہ تصور ہو گیا کہ میں بہت بڑا بزرگ اور شیخ وقت ہو گیا ہوں، لیکن اس کے ساتھ یہ خیال بھی آیا کہ میرا یہ سوچنا فخر و تکبر کا آئینہ دار ہے۔ چنانچہ فوراً خراسان کا رخ کیا اور ایک منزل پر پہنچ کر دعا کی: ”اے اللہ جب تک ایسے کامل بندے کو نہیں بھیجے گا جو مجھ کو میری حقیقت سے روشناس

کر اسکے اُس وقت تک یہیں پڑا رہوں گا۔“ تین دن اسی طرح گزر گئے تو چوتھے دن ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اونٹ پر آئے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو قریب آنے کا اشارہ کیا لیکن اس اشارے کے ساتھ اونٹ کے پاؤں زمین میں دھنستے چلے گئے۔ انہوں نے چُھٹے ہوئے لہجے میں کہا: ”کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں اپنی کھلی ہوئی آنکھوں کو بند کر لوں اور بند آنکھ کھول دوں اور بائید سمیت پورے بسطام کو غرق کر دوں؟“ یہ سن کر آپ گھبرا گئے اور پوچھا: ”آپ کون ہیں اور کہاں سے آئے ہیں؟“ جواب دیا کہ ”جس وقت تم نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا اُس وقت میں یہاں سے تین ہزار میل دُور تھا اور اس وقت میں سیدھا وہیں سے آ رہا ہوں، میں تمہیں باخبر کرتا ہوں کہ اپنے قَلْب کی نگرانی کرتے رہو۔“ یہ کہہ کر وہ بزرگ غائب ہو گئے۔ (تذکرۃ الاولیاء فارسی، ص ۱۳۴)

(۹) جب دریائے دجلہ استقبال کیلئے بڑھا.....

حضرت سیدنا بایزید بسطامی قدس سرہ السامی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں دریائے دجلہ پر پہنچا تو پانی جوش مارتا ہوا میرے استقبال کو بڑھا لیکن میں نے کہا: ”مجھے تیرے استقبال سے (إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ) شُمّہ برابر (یعنی تھوڑا سا) بھی غُرور نہ ہو گا کیونکہ میں اپنی تیس سالہ ریاضت کو تَكْبَر کر کے ہرگز ضائع نہیں کر سکتا۔“

(تذکرۃ الاولیاء فارسی، ص ۱۴۵)

(۱۰) اب مزید کی گنجائش نہیں

حضرت سیدنا ابوسلیمان دارانی قدس سرہ النورانی ارشاد فرماتے ہیں: ”اگر ساری مخلوق بھی مجھے کمتر مرتبہ دینے اور ذلیل کرنے کی کوشش کرے تو نہیں کر سکے گی کیونکہ

میں نے خود ہی اپنے نفس کو اتنا ذلیل و کمتر کر دیا ہے جس میں مزید کمی نہیں ہو سکتی۔“

(الحديقة الندية، ج ۱، ص ۵۹۱)

اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ کی ان سب پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۲) عبادت و ریاضت

علم سے بھی بڑھ کر جو چیز تَكْبَر کا باعث بن سکتی ہے وہ کثرتِ عبادت ہے مثلاً کسی اسلامی بھائی کو فرض عبادات کے ساتھ ساتھ نوافل مثلاً تہجد، اشراق و چاشت، اذانین کے نوافل، روزانہ تلاوتِ قرآن، نفلی روزے رکھنے، ذکر واذکار اور دیگر وظائف کرنے کی سعادت میسر ہو تو وہ بعض اوقات دیگر اسلامی بھائیوں کو جو نفلی عبادت نہیں کر پاتے، حقیر سمجھنا شروع کر دیتا ہے جس کا بعض اوقات زبان سے اور کبھی اشاروں کنایوں سے اظہار بھی کر بیٹھتا ہے۔ عبادت بذاتِ خود ایک نہایت ہی اعلیٰ چیز ہے لیکن بعض اسلامی بھائی عبادت گزار ہونے کے زعم میں خود کو ”بڑا پہنچا ہوا“ سمجھنے لگتے ہیں اور دوسروں کو گناہ گار قرار دے کر ہر وقت ان کی عیب جوئی میں مبتلا رہتے ہیں۔ خود کو نیک و پارسا اور نجات پانے والا اور دوسروں کو گناہ گار و بدکار اور تباہ و برباد ہونے والا سمجھنا تَكْبَر کی بدترین شکل ہے۔

عبادت سے پیدا ہونے والے تکبر کا علاج

ایسے اسلامی بھائی کو یہ بات اپنے دل و دماغ میں بٹھالینی چاہئے کہ اگر وہ نفلی عبادتیں کرتا بھی ہے تو اس میں اُس کا کیا کمال! یہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کرم ہے کہ اسے

عبادت کی توفیق عطا فرمائی نیز عبادت وہی مفید ہے جس میں شرائط ادا کے ساتھ ساتھ شرائط قبولیت مثلاً نیت کی دُرستی وغیرہ بھی پائی جائیں اور وہ مفسدات (یعنی فاسد کردینے والی چیزوں) سے بھی محفوظ رہے۔ کیا خبر کہ جن عبادتوں پر وہ اتر رہا ہے شرائط کی کمی کی وجہ سے بارگاہِ الہی عَزَّوَجَلَّ میں مقبول ہی نہ ہوں! یا پھر تکبر کی وجہ سے ان کا ثواب ہی جاتا رہے، بلکہ وہ تکبر کی وجہ سے ہو سکتا ہے بجائے جنت کے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جہنم میں پہنچ جائے۔

اسرائیلی عبادت گزار اور گنہگار

بنی اسرائیل کا ایک شخص جو بہت گنہگار تھا ایک مرتبہ بہت بڑے عابد (یعنی عبادت گزار) کے پاس سے گزرا جس کے سر پر بادل سایہ فگن ہوا کرتے تھے۔ اُس گنہگار شخص نے اپنے دل میں سوچا: ”میں بنی اسرائیل کا انتہائی گنہگار اور یہ بہت بڑے عبادت گزار ہیں، اگر میں ان کے پاس بیٹھوں تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر بھی رحم فرمادے۔“ یہ سوچ کر وہ اُس عابد کے پاس بیٹھ گیا۔ عابد کو اُس کا بیٹھنا بہت ناگوار گزرا، اُس نے دل میں کہا: ”کہاں مجھ جیسا عبادت گزار اور کہاں یہ پرلے درجے کا گنہگار! یہ میرے پاس کیسے بیٹھ سکتا ہے!“ چنانچہ اُس نے بڑی کھارت سے اُس شخص کو مخاطب کیا اور کہا: ”یہاں سے اٹھ جاؤ!“ اِس پر اللہ تعالیٰ نے اُس زمانے کے نبی علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ ”ان دونوں سے فرمائیے کہ وہ اپنے عمل نئے سرے سے شروع کریں، میں نے اس گنہگار کو (اس کے حسن ظن کے سبب) بخش دیا اور عبادت گزار کے عمل (اس کے تکبر کے باعث) ضائع کر دیئے۔“ (احیاء علوم الدین، ج ۳، ص ۴۲۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ جب ایک گنہگار شخص نے خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کو اپنے دل میں بسایا اور عاجزی کو اپنایا تو اُس کی بخشش کر دی گئی جبکہ تَكْبَر

کرنے والے نیک پر ہیزگار انسان کی نیکیاں برباد ہو گئیں۔

مرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو

کر اخلاص ایسا عطا یا الہی عَزَّوَجَلَّ

بد نصیب عابد

بنی اسرائیل میں ایک شخص ایک عابد کے پاس آیا۔ وہ اس وقت سجدہ ریز تھا، اُس شخص نے عابد کی گردن پر پاؤں رکھ دیا، عابد نے سخت طیش کے عالم میں کہا: ”پاؤں اٹھاؤ! اللہ تعالیٰ کی قسم! وہ تمہیں نہیں بخشے گا۔“ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ”میرا بندہ مجھ پر قسم کھاتا ہے کہ میں اپنے بندے کو نہیں بخشوں گا، بے شک میں نے اسے بخش دیا۔“ (مجمع الزوائد، کتاب التوبۃ، الحدیث ۱۷۴۸۵ ج ۱۰، ص ۳۱۷)

میرے سبب فلاں برباد ہو گیا!

اس روایت سے وہ نادان اسلامی بھائی عبرت پکڑیں کہ اگر اُن کے سامنے کوئی شخص دوسرے مسلمان کو اذیت پہنچائے تو انہیں کوئی ناگواری محسوس نہیں ہوتی، ماتھے پر شکن تک نہیں آتی لیکن جب یہی شخص خود اُن کی ”شان“ میں گستاخی کی جرات کر بیٹھے تو یہ کہتے سنائی دیتے ہیں کہ دیکھنا! عنقریب اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیسی سزا ملتی ہے! پھر جب وہی شخص تقدیر الہی عَزَّوَجَلَّ سے کسی مصیبت میں گرفتار ہو جاتا ہے تو یہ سمجھتے بلکہ بول پڑتے ہیں: ”دیکھا! اس کا انجام!“ اور اپنے تئیں گمان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے بدلہ لے لیا ہے، حالانکہ اُس شخص کو مصیبت پہنچنا اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ اس کا یہ حال ”موصوف“ کو تکلیف پہنچانے کی وجہ سے ہوا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کیا آپ کو نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ کے کئی انبیاء

علیہم السلام) جو بارگاہ الہی عَزَّوَجَلَّ میں یقیناً قطعاً مقبول تھے) کو کفار نے شہید کیا، انہیں طرح طرح کی اذیتیں دیں مگر اللہ تعالیٰ نے ان کفار کو مہلت دی اور بعضوں کو دنیا میں سزا نہیں دی پھر ان میں سے بعض تو اسلام کے دامن میں بھی آگئے اور دنیا و آخرت کی سزا سے بچ گئے۔ تو کیا آپ خود کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک انبیاء علیہم السلام سے بھی زیادہ معزز سمجھ بیٹھے ہیں کہ ربُّ الانام عَزَّوَجَلَّ نے آپ کا ”انتقام“ تو لے لیا مگر ان انبیاء کرام علیہم السلام کا کوئی انتقام نہیں لیا! عین ممکن ہے کہ آپ خود اس خود پسندی اور تَكْبِير کی وجہ سے غضبِ جبار عَزَّوَجَلَّ کے شکار ہو کر عذاب کے حقدار قرار پا چکے ہوں اور آپ کو اس کی خبر بھی نہ ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! حقیقی عبادت گزار بندوں کے مددنی کردار کی چند جھلکیاں ملاحظہ فرمائیے اور اپنی اصلاح کا سامان کیجئے!

لوگوں کی تکلیفوں کا سبب میں ہوں!

جب کبھی آندھی چلتی یا بجلی گرتی تو حضرت سیدنا عطاء سلمیٰ علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے: لوگوں کو جو تکلیف پہنچتی ہے اس کا سبب میں ہوں، اگر عطاء فوت ہو جائے تو لوگوں کی جان اس مصیبت سے چھوٹ جائے۔ (احیاء العلوم، ج ۳، ص ۴۲۹)

تمہیں تعجب نہیں ہونا چاہیے

حضرت سیدنا بشر بن منصور علیہ رحمۃ اللہ الغفور ان لوگوں میں سے تھے جن کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ اور آخرت کا گھریا داتا تھا کیونکہ وہ عبادت کی پابندی کرتے تھے،

چنانچہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک دن طویل نماز پڑھی، ایک شخص پیچھے کھڑا دیکھ رہا تھا، حضرت سیدنا بشر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو معلوم ہو گیا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نماز سے سلام پھیرا تو عاجزی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”جو کچھ تم نے مجھ سے دیکھا ہے اس سے تمہیں تعجب نہیں ہونا چاہئے، کیونکہ شیطانِ لعین نے فرشتوں کے ہمراہ ایک طویل عرصے تک عبادت کی پھر اس کا جو انجام ہوا وہ واضح ہے۔“

(احیاء علوم الدین، کتاب ذم الکبر والعجب، فصل بیان ذم العجب وآفاتہ، ج ۳، ص ۴۵۳)

دوسرا امام تلاش کرلو

حضرت سیدنا خذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک گروہ کو نماز پڑھائی، جب نماز سے سلام پھیرا تو فرمایا: ”کوئی دوسرا امام تلاش کرو یا اکیلے اکیلے نماز پڑھو، کیونکہ میرے دل میں یہ خیال پیدا ہو گیا کہ مجھ سے افضل کوئی نہیں ہے۔“

(احیاء علوم الدین، کتاب ذم الکبر والعجب، فصل بیان مابہ التکبر، ج ۳، ص ۴۲۸)

اَللّٰهُمَّ عَزَّوَجَلَّ كُنْ اِنْ سَبَّحْتَ رَحْمَتُكَ هُوَ اَوْ اِنْ كَفَرَ صَدَقَ هَمَارِي مَغْفِرَتُكَ هُوَ
اٰمِيْن بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۳) مال و دولت

تَكْبَر کا ایک سبب مال و دولت اور دنیاوی نعمتوں کی فراوانی بھی ہے۔ جس کے پاس کار، بنگلہ، بینک بیلنس اور کام کاج کے لئے نوکر چاکر ہوں وہ بعض اوقات تَكْبَر کی آفت میں مبتلا ہو جاتا ہے پھر اُسے غریب لوگ زمین پر ریگنے والے کیڑے مکوڑوں کی طرح حقیر دکھائی دیتے ہیں (مگر جسے اللہ تعالیٰ بچائے)۔

بسا اوقات اس قسم کے متکبرانہ جملے اس کے منہ سے نکلتے سُنائی دیتے ہیں: ”تم میرے منہ لگتے ہو! تمہارے جیسے لوگ تو میری بُو تیاں صاف کرتے ہیں، میں ایک دن میں اتنا خرچ کرتا ہوں جتنا تمہارا سال بھر کا خرچ ہے۔“

مال و دولت سے پیدا ہونے والے تکبر کا علاج

مال و دولت کی کثرت کے باعث پیدا ہونے والے تَكْبَر کا علاج یوں ہو سکتا ہے کہ انسان اس بات کا یقین رکھے کہ ایک دن ایسا آئے گا کہ اُسے یہ سب کچھ یہیں چھوڑ کر خالی ہاتھ دُنیا سے جانا ہے، کفن میں تھیلی ہوتی ہے نہ قبر میں تجوری، پھر قبر کو نیکیوں کا نُور روشن کرے گا نہ کہ سونے چاندی کی چمک دمک! الغرض یہ دولت فانی ہے اور ہر ہرتی پھرتی چھاؤں ہے کہ آج ایک کے پاس تو کل کسی دوسرے کے پاس اور پرسوں کسی تیسرے کے پاس! آج کا صاحبِ مال کل کنگال اور آج کا کنگال کل مالامال ہو سکتا ہے، تو ایسی ناپائیدار شے کی وجہ سے تَكْبَر میں مبتلا ہو کر اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو کیوں ناراض کیا جائے!

بِلا حساب جہنم میں داخلہ

حُسْنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”چھ قسم کے لوگ بغیر حساب کے جہنم میں داخل ہوں گے۔“ (۱) اُمراءِ ظلم کی وجہ سے (۲) غَرَبِ عَصَبِیَّت (ع۔ ص۔ بی۔ بت یعنی طرف داری) کی وجہ سے (۳) رئیس اور سردارِ تَكْبَر کی وجہ سے (۴) تجارت کرنے والے جھوٹ کی وجہ سے (۵) اہلِ علمِ حَسَد کی وجہ سے (۶) مالدارِ بخل کی وجہ سے۔“

(کنز العمال، کتاب المواعظ والرفاق..... الخ، قسم الاقوال، الحدیث ۴۴۰۲۳، ج ۱، ص ۳۷)

مالدار اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ حدیث پاک میں بیان کردہ اس فضیلت کو حاصل کرنے کی کوشش کریں:

عاجزی کرنے والے دولت مند کے لئے خوشخبری

خزین جو دو سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”خوشخبری ہے اُس شخص کے لئے جو تنگدستی نہ ہوتے ہوئے تواضع (یعنی عاجزی) اختیار کرے اور اپنا مال جائز کاموں میں خرچ کرے اور محتاج و مسکین پر رحم کرے اور اہل علم و فہم سے میل جول رکھے۔“

(المعجم الكبير، الحديث: ۴۶۱۶، ج ۵، ص ۷۲)

مالدار متکبر کو انوکھی نصیحت

حضرت سیدنا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک امیر کو متکبرانہ (مُت۔ کب۔ برانہ) چال چلتے ہوئے دیکھا تو اُس سے فرمایا کہ اے احمق! تَكْبَر سے اتراتے ہوئے ناک چڑھا کر کہاں دیکھ رہا ہے؟ کیا اُن نعمتوں کو دیکھ رہا ہے جن کا شکر ادا نہیں کیا گیا یا اُن نعمتوں کو دیکھ رہا ہے کہ جن کا تذکرہ اللہ عزوجل کے احکام میں نہیں۔ جب اُس نے یہ بات سنی تو معذرت کرنے حاضر ہوا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: ”مجھ سے معذرت نہ کر بلکہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کر کیا تو نے اللہ عزوجل کا یہ فرمان نہیں سنا:

وَلَا تَكْشِفِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۚ إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا ۚ

ترجمہ کنز الایمان: اور زمین میں اتراتا نہ چل بے شک ہرگز زمین نہ چیر ڈالے گا

(پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۳۷) اور ہرگز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، ج ۱، ص ۱۴۹)

(۴) حَسَبٌ وَنَسَبٌ

تَكْبَر کا ایک سبب حَسَبٌ وَنَسَبٌ بھی بنتا ہے کہ انسان اپنے آباء و اجداد کے بل بوتے پر اُکڑتا اور دوسروں کو حقیر جانتا ہے۔

حسب و نسب کی وجہ سے پیدا ہونے والے تکبر کا علاج

دوسروں کے کارناموں پر گھمنڈ کرنا جہالت ہے، کسی شاعر نے کہا ہے :

لَعْنُ فَخَرْتُ بِآبَاءِ ذِي شَرَفٍ

لَقَدْ صَدَقْتَ وَلَكِنْ بَيْسَ مَا وَلَدُوا

ترجمہ: تمہارا اپنے عزّت و شرف والے باپ، داد پر فخر کرنا تو دُرست ہے لیکن انہوں نے تجھ جیسے کو جن کر برا کیا۔ (یعنی تیرے آباء نے بڑے بڑے کارنامے سر انجام دیے مگر تیرے جیسا ناخلف (جو دوسروں کے کارناموں پر فخر کر کے نام کماتا ہے) کو جنم دے کر بہت برا کام کیا ہے)

آباء و اجداد پر فخر مت کرو

تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے:

”اپنے فوت شدہ آباء و اجداد پر فخر کرنے والی قوموں کو باز آ جانا چاہئے، کیونکہ وہی جہنم کا کونکہ ہیں، یا وہ قومیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک گندگی کے ان کیڑوں سے بھی حقیر ہو جائیں گی جو اپنی ناک سے گندگی کو کریدتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تم سے جاہلیت کا تَكْبَر اور ان کا اپنے آباء پر فخر کرنا ختم فرما دیا ہے، اب آدمی متقی و مؤمن ہو گیا بد بخت و بدکار، سب لوگ حضرت آدم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی اولاد ہیں اور حضرت آدم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو مٹی سے پیدا کیا گیا ہے۔“ (جامع الترمذی، الحدیث ۳۹۸۱، ج ۵ ص ۹۷)

۹ پشیم جہنم میں جائیں گی

سلطان انس و جان، رحمت عالمیان، سرورِ ایشان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”موسیٰ کے زمانے میں دو آدمیوں نے باہم فخر کیا، ان میں سے ایک (جو کہ کافر تھا) نے کہا ”میں فلاں کا بیٹا فلاں ہوں“ اس طرح وہ نوپشیم شمار کر گیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی بھیجی کہ ”اس سے فرما دیجئے کہ وہ نو کی نوپشیم (کفر کی وجہ سے) جہنم میں جائیں گی اور تم ان کے ساتھ دسویں ہو گے۔“

(المعجم الکبیر، الحدیث ۲۸۵، ج ۲۰ ص ۱۴۰، ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۵) حُسن و جمال

تکبر کا پانچواں سبب حُسن و جمال ہے کہ بعض اوقات انسان اپنی خوبصورتی کی وجہ سے متکبر ہو جاتا ہے، کسی کا رنگ گورا ہے تو وہ کالے رنگ والے کو، کوئی قد آور ہے تو وہ چھوٹے قد والے کو، کسی کی آنکھیں بڑی بڑی ہیں تو وہ چھوٹی آنکھوں والے کو حقیر سمجھنا شروع کر دیتا ہے، عموماً یہ بیماری مردوں کی نسبت عورتوں میں زیادہ پائی جاتی ہے۔

حُسن و جمال کی وجہ سے پیدا ہونے والے تکبر کے علاج

(۱) حُسن و جمال کے باعث پیدا ہونے والے تکبر کا علاج کرنے

کے لئے اپنی ابتداء اور انتہاء پر غور کیجئے کہ میرا آغاز ناپاک نُطفہ (یعنی گندہ قطرہ) اور انجام سڑا ہوا مُردہ ہے۔ عمر کے ہر دور میں حُسن یکساں نہیں رہتا بلکہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ماند پڑ جاتا ہے، کبھی کوئی حادثہ بھی اس حُسن کے خاتمے کا سبب بن جاتا

ہے، کھولتا ہوا تیل تو بہت بڑی چیز ہے، ابلتا دودھ بھی سارے حُسن کو غارت کرنے کیلئے کافی ہے۔ یہ بھی پیشِ نظر رہے کہ انسان جب تک دنیا میں رہتا ہے اپنے جسم کے اندر مختلف گندگیاں مثلاً پیٹ میں پاخانہ و پیشاب اور ریح (یعنی بدبودار ہوا)، ناک میں رینٹھ (ریں ٹھہ)، منہ میں تھوک، کانوں میں بدبودار میل، ناکھوں میں میل، آنکھوں میں کچھڑ اور پسینے سے بدبودار بغلیں لئے پھرتا ہے، روزانہ کئی بار استنجا خانے میں اپنے ہاتھ سے پاخانہ و پیشاب صاف کرتا ہے، کیا ان سب چیزوں کے ہوتے ہوئے فقط گوری رنگت، ڈیل ڈول اور قد و قامت نیز چوڑے چکے سینے وغیرہ پر تَكْبَر کرنا زیب دیتا ہے! یقیناً نہیں۔ حضرت سیدنا اَحْمَد بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”آدمی پر تَعَجُّب ہے کہ وہ تَكْبَر کرتا ہے حالانکہ وہ دومرتبہ پیشاب گاہ سے نکلا ہے۔“ (الزواجر عن اقصراف الکبائر، ج ۱، ص ۱۴۹) حضرت سیدنا حَسَن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”آدمی پر تَعَجُّب ہے کہ وہ روزانہ ایک یا دو مرتبہ اپنے ہاتھ سے ناپاکی دھوتا ہے پھر بھی زمین و آسمان کے بادشاہ (یعنی اللہ تعالیٰ) سے مقابلہ کرتا ہے۔“ (ایضاً)

حضرت سیدنا لقمان حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نصیحت

حضرت لقمان حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹے! اُس شخص کو تَكْبَر کرنا کس طرح رَوَا (یعنی جائز) ہے جس کی اصل یہ ہے کہ اسے پاؤں سے روندنا گیا ہے یعنی اُس کا خمیر مٹی ہے اور کیونکر تَكْبَر کرتا ہے جبکہ اُس کی اصل ایک گندہ قطرہ ہے۔“ (الحدیقة الندیة، ج ۱، ص ۵۷۹)

حضرت ابو ذر اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حکایت

حضرت سیدنا ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بار حضرت سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ

عنه کو سیاہ رنگ پر عار (یعنی شرم) دلائی، انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں شکایت کی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کی تصدیق کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: ”اے ابوذر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! تمہارے دل میں ابھی تک جاہلیت کے تَكْبَر میں سے کچھ باقی ہے۔“ یہ سن کر حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے آپ کو زمین پر گرادیا اور قسم کھائی کہ جب تک حضرت سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے رُخسار کو اپنے قدموں سے نہیں روندیں گے وہ اپنا سر نہیں اٹھائیں گے۔ چنانچہ انہوں نے سر نہ اٹھایا حتیٰ کہ حضرت سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس طرح کا عمل کیا۔

(شرح صحیح البخاری لابن بطال، باب السلام من الاسلام، ج ۱، ص ۸۷)

حُسْنِ وَالۡ نَجَاتِ پائے گا..... مگر کب؟

(2) حسین و جمیل ہوتے ہوئے بھی عاجزی اختیار کیجئے اور اس فضیلت کے حقدار بنئے، شفیع المذنبین، انیس الغریبین، سراج السالکین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ دلنشین ہے: ”جو حسین و جمیل اور شریف الاصل (یعنی اونچے خاندان والا) ہونے کے باوجود متکبر المزاج ہوگا تو وہ ان لوگوں میں سے ہوگا جنہیں اللہ عز و جل قیامت کے دن نجات عطا فرمائے گا۔“ (حلیۃ الاولیاء، رقم: ۳۷۷۷، ج ۳، ص ۲۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۶) کامیابیاں

انسان کی زندگی کامیابی و ناکامی کی داستان ہے، جب مسلسل کامیابیاں بعض اسلامی بھائیوں کے قدم چومتی ہیں تو وہ پے در پے ناکامیوں کے شکار ہونے والے دکھیاریں کو حقیر سمجھنا شروع کر دیتے ہیں، خود کو بے حد تجربہ کار گردانتے ہوئے

انہیں بے وقوف، نادان، گدھا اور نہ جانے کیسے کیسے القابات سے نوازتے ہیں۔

کامیابیوں کی وجہ سے پیدا ہونے والے تکبر کا علاج

کامیابیوں پر پھولے نہ سما کر جامے سے باہر ہونے والوں کو یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ وقت ہمیشہ ایک سا نہیں رہتا، بلندیوں پر پہنچنے والوں کو اکثر واپس پستی میں بھی آنا پڑتا ہے، ہر کمال کو زوال ہے۔ آپ کو کامیابی ملی اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر کیجئے نہ کہ اپنا کمال تصوّر کر کے ناشکروں کی صف میں کھڑے ہونے کی جسارت! پھر جسے آپ ”کامیابی“ سمجھ رہے ہیں اُس کا سفر دنیا سے شروع ہو کر دنیا ہی میں ختم ہو جاتا ہے، حقیقی کامیاب تو وہ ہے جو تَبَرُّوْا وَحُشْر میں کامیاب ہو کر رَحْمَتِ اللہی عَزَّوَجَلَّ کے سائے میں جنت میں داخل ہو گیا، جیسا کہ پارہ 28 سورہ تغابن کی آیت 9 میں ارشادِ اللہی عَزَّوَجَلَّ ہے:

وَمَنْ يُؤْمَرْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا
يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ
تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ
فِيهَا أَبَدًا ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ

ترجمہ کنز الایمان: جو اللہ پر ایمان لائے اور
اچھا کام کرے اللہ اس کی برائیاں اتار دے گا
اور اسے باغوں میں لے جائے گا جن کے
نیچے نہریں بہیں کہ وہ ہمیشہ ان میں رہیں یہی

بڑی کامیابی ہے۔ (پ ۲۸ التغابن ۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۷) طاقت و قوت

تَكْبَر کا ایک سبب طاقت و قوت بھی ہے، جس کا قد کا ٹھٹھا نکلتا ہوا ہو، بازوؤں کی مچھلیاں پھڑکیں اور سینہ چوڑا ہو تو وہ بسا اوقات کمزور جسم والے کو حقیر سمجھنا شروع کر دیتا ہے۔

طاقت و قوت کی وجہ سے پیدا ہونے والے تکبر کا علاج

طاقت و قوت سے پیدا ہونے والے تکبر کا علاج کرنے کے لئے یوں فکرِ مدینہ کیجئے کہ قوت و پھرتی تو چوپایوں اور درندوں میں بھی ہوتی ہے بلکہ ان میں انسان سے زیادہ طاقت ہوتی ہے تو پھر اپنے اندر اور جانوروں میں ”مُشترک“ صفت پر تکبر کیوں کیا جائے! حالانکہ ہمارے جسم کی ناٹوانی کا تو یہ حال ہے کہ اگر ایک دن بخار آجائے تو طاقت و قوت کا سارا نشہ اتر جاتا ہے، معمولی سی گرمی میں ذرا پیدل چلنا پڑے تو پسینے سے شرابو ہو کر نڈھال ہو جاتے ہیں، سرد ہوا چلے تو کپکپانے لگتے ہیں۔ بڑی بیماریاں تو بڑی ہی ہوتی ہیں انسان کی ڈاڑھ میں اگر درد ہو جائے تو اُس وقت خوب اندازہ ہو جاتا ہے کہ اُس کی طاقت و قوت کی حیثیت کیا اور کتنی ہے! پھر جب موت آئے گی تو یہ ساری طاقت و قوت دھری کی دھری رہ جائے گی اور بے بسی کا عالم یہ ہوگا کہ اپنی مرضی سے ہاتھ تو کیا اُنکی بھی نہیں ہلا سکیں گے۔ لہذا میرے بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ایسی عارضی قوت پر نازاں ہونا ہمیں زیب نہیں دیتا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۸) عہدہ و منصب

کبھی عہدہ و منصب کی وجہ سے بھی انسان تکبر کا شکار ہو جاتا ہے۔

عہدہ و منصب کی وجہ سے پیدا ہونے والے تکبر کا علاج

ایسے اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ اپنا ذہن بنائیں کہ فانی پر فخر نادانی ہے، عزت و منصب کب تک ساتھ دیں گے، جس منصب کے بل بوتے پر آج اکڑتے ہیں کل کلاں کو چھن گیا تو شاید انہی لوگوں سے منہ چھپانا پڑے جن سے آج تحقیر آمیز

سلوک کرتے ہیں، آج جن پر حکم چلاتے ہیں ریٹائرمنٹ کے دوسرے دن انہی کی خدمت میں حاضر ہو کر پینشن کیس نپوانا ہے! الغرض فانی چیزوں پر غرور و تکبر کیونکر کیا جائے! اس لئے کیسا ہی بڑا منصب یا عہدہ مل جائے اپنی اوقات نہیں بھولی چاہئے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”آدمی کو اپنی حالت کا لحاظ ضرور ہے نہ کہ اپنے کو بھولے یا ستائش مژم (یعنی آدمیوں کے تعریف کرنے) پر بھولے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت ص ۶۶)

”عاجزی“ کے پانچ حروف کی نسبت سے 5 حکایات (۱) اپنی اوقات یاد رکھتا ہوں

ایاز سلطان محمود غزنوی کا ایک ادنیٰ غلام تھا پھر ترقی کرتے کرتے اس کا محبوب ترین وزیر بن گیا۔ ایاز کی کامیابیاں حاسدین درباریوں کو ایک آنکھ نہ بھاتی تھیں۔ وہ موقع کی تاک میں رہتے تھے کہ کسی طرح ایاز کو محمود کی نظروں سے گرا دیں۔ آخر کار انہیں ایک موقع مل ہی گیا۔ ہوا یوں کہ ایاز کا معمول تھا کہ روزانہ مخصوص وقت میں ایک کمرے میں چلا جاتا اور کچھ دیر گزار کر واپس آ جاتا۔ درباریوں نے محمود کے کان بھرنا شروع کئے کہ ضرور ایاز نے شاہی خزانے میں خرد بُرد کر کے مال جمع کر رکھا ہے جسے دیکھنے کے لئے کمرہ خاص میں جاتا ہے، وہ اس کمرے کو تالا لگا کر رکھتا ہے اور کسی اور کو اندر داخل ہونے کی اجازت نہیں دیتا۔ محمود کو اگر چہ ایاز پر مکمل اعتماد تھا مگر درباریوں کو مطمئن کرنے کے لئے ایک وزیر کو کہا کہ اُس کمرے کا تالا توڑ ڈالو، وہاں جو کچھ ملے وہ تمہارا ہے۔ وزیر اور دیگر درباری خوشی خوشی ایاز کے کمرے میں جا گھسے۔

مگر یہ کیا! وہاں ایک پُرانے بوسیدہ لباس اور چپلوں کے سوا کچھ تھا ہی نہیں۔ درباریوں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ محمود نے ایاز سے ان کپڑوں اور چپلوں کے بارے میں دریافت کیا تو اُس نے بتایا کہ یہ میری غلامی کے دور کی یادگار ہیں جنہیں دیکھ کر میں اپنی اوقات یاد رکھتا ہوں اور خود کو موجودہ عروج پر تَکَبُّر میں مبتلا نہیں ہونے دیتا۔ یہ سُن کر محمود اپنے وفادار خادم ایاز سے اور زیادہ متأسّر نظر آنے لگا اور درباریوں کا منہ کالا ہوا۔ (مثنوی مولانا روم (ترجمہ)، دفتر پنجم، ص ۴۵، ملخصاً)

(۲) ساری سلطنت کی قیمت ایک گلاس پانی

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 540 صفحات پر مشتمل کتاب، ”ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت“، صفحہ 376 پر ہے: حضرت خلیفہ ہارون رشید رحمۃ اللہ علیہ علماء دوست تھے۔ دربار میں علماء کا مجمع ہر وقت لگا رہتا تھا۔ ایک مرتبہ پانی پینے کے واسطے منگایا، منہ تک لے گئے تھے، پینا چاہتے تھے کہ ایک عالم صاحب نے فرمایا: ”اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ! ذرا ٹھہریے! میں ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں۔“ فوراً خلیفہ نے ہاتھ روک لیا۔ انہوں نے فرمایا: ”اگر آپ جنگل میں ہوں اور پانی مُیسّر نہ ہو اور پیاس کی شدّت ہو تو اتنا پانی کس قدر قیمت دے کر خریدیں گے؟“ فرمایا: ”وَاللّٰہ! آدھی سلطنت دے کر۔“ فرمایا: ”بس پی لیجئے!“ جب خلیفہ نے پی لیا، انہوں نے فرمایا: ”اب اگر یہ پانی نکلنا چاہے اور نہ نکل سکے (یعنی پیشاب ہی بند ہو جائے) تو کس قدر قیمت دے کر اس کا نکلنا مول (یعنی خرید) لیں گے؟“ کہا: ”وَاللّٰہ! پوری سلطنت دے کر۔ ارشاد فرمایا: ”بس آپ کی سلطنت کی یہ حقیقت ہے کہ ایک مرتبہ ایک چُلّو پانی

پر آدھی بک جائے اور دوسری بار پوری۔ اس (حکومت) پر جتنا چاہے تَكْبَر کر لیجئے!“

(تاریخ الخلفاء، ص ۲۹۳ ملخصاً)

(۳) سالارِ لشکر کو نصیحت

حضرت سیدنا مُطَرِّف بن عبد اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک لشکر کے سپہ سالار ”مُحَلَّب“ کو ریشمی جُتے میں ملبوس اکڑ کر چلتے ہوئے دیکھا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: اے اللہ عزَّوَجَلَّ کے بندے! اللہ عزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول کو یہ چال پسند نہیں۔ اُس نے جواباً کہا: کیا تم مجھے پہچانتے نہیں کہ میں کون ہوں! فرمایا: کیوں نہیں، میں تمہیں خوب پہچانتا ہوں، تمہارا آغاز ایک بدلنے والا نطفہ (یعنی گندہ قطرہ)، انجام بدبودار مُردہ اور درمیانی وقفے (یعنی زندگی بھر پیٹ) میں گندگی اُٹھائے پھرنا ہے۔ یہ سُن کر ”مُحَلَّب“ (شرمندہ ہو کر) چلا گیا اور اُس نے یہ چال چھوڑ دی۔

(احیاء العلوم ج ۳ ص ۴۱۷ دارصادر بیروت)

(۴) بلندی چاہنے والے کی رُسوائی

ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”میں نے کوہِ صفا کے قریب ایک شخص کو خنجر پر سوار دیکھا، کچھ عَلام اُس کے سامنے سے لوگوں کو ہٹا رہے تھے، پھر میں نے اُسے بغداد میں اس حالت میں پایا کہ وہ ننگے پاؤں اور حسرت زدہ تھانیز اُس کے بال بھی بہت بڑھے ہوئے تھے، میں نے اُس سے پوچھا: ”اللہ عزَّوَجَلَّ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟“ تو اُس نے جواب دیا: ”میں نے ایسی جگہ بلندی چاہی جہاں لوگ عاجزی کرتے ہیں تو اللہ عزَّوَجَلَّ نے مجھے ایسی جگہ رُسا کر دیا جہاں لوگ رفعت (یعنی بلندی) پاتے ہیں۔“ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، ج ۱، ص ۱۶۴)

(۵) میرے مقام میں کوئی کمی تو نہیں آئی

ایک رات حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں کوئی مہمان آیا، آپ کچھ لکھ رہے تھے۔ قریب تھا کہ چراغ بجھ جاتا۔ مہمان نے عرض کی میں اٹھ کر ٹھیک کر دیتا ہوں تو آپ نے فرمایا: مہمان سے خدمت لینا اچھی بات نہیں ہے۔ اُس نے کہا غلام کو جگا دوں؟ فرمایا: وہ ابھی ابھی سویا ہے۔ پھر آپ خود اٹھے اور کٹی لے کر چراغ میں تیل بھر دیا۔ مہمان نے کہا: یا امیر المؤمنین! آپ نے خود ذاتی طور پر یہ کام کیا؟ فرمایا: جب میں (اس کام کے لئے) گیا تو بھی عُمر تھا اور جب واپس آیا تو بھی عُمر ہی تھا، میرے مقام میں کوئی کمی نہیں آئی اور بہترین آدمی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے ہاں تواضع کرنے والا ہو۔ (احیاء علوم الدین، کتاب ذم الکبر والعجب، ج ۳، ص ۴۳۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے بزرگانِ دین علیہم رحمۃ اللہ البین مقام و مرتبہ اور عہدہ و منصب ملنے کے باوجود کس قدر عاجزی فرمایا کرتے تھے!
اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔
 امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تکبر کے مزید علاج

﴿۱﴾ **بارگاہِ الہی میں حاضری کو یاد رکھئے**

اس طرح ”فکرِ مدینہ“ (یعنی اپنا محاسبہ) کیجئے کہ کل جب خُشر بپا ہوگا اور ہر ایک اپنے کئے کا حساب دے گا تو مجھے بھی اپنے ربِّ ذوالجلال کی بارگاہ میں اپنے اعمال کا حساب دینا پڑے گا، اُس وقت میں انتہائی عجز، ذلت اور پستی کی جگہ پر

ہوں گا۔ اگر میرا رب مجھ سے ناراض ہوا تو میرا کیا بنے گا! اگر تَكْبُر کے سبب مجھے جہنم میں پھینک دیا گیا تو وہ ہولناک عذاب کیونکر برداشت کر پاؤں گا؟ اس طرح تصور میں عذاب کو یاد کرنے کی وجہ سے انکساری پیدا ہوگی۔ ان تمام باتوں کو سوچ کر اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تَكْبُر دُور ہو جائے گا، اور بندہ خود کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حقیر و عاجز خیال کرے گا۔

﴿۲﴾ دعا کیجئے

تَكْبُر سے نجات پانے کے لئے مومن کے ہتھیار یعنی دُعا کو استعمال کیجئے اور بارگاہِ الہی عَزَّوَجَلَّ سے کچھ اس طرح دُعا مانگئے: ”یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نیک بننا چاہتا ہوں، تَكْبُر سے جان چھڑانا چاہتا ہوں مگر نفس و شیطان نے مجھے دبا رکھا ہے، اے میرے مالک مجھے ان کے مقابلے میں کامیابی عطا فرما، مجھے نیک بنا دے، عاجزی کا پیکر بنا دے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

گناہوں کی عادت چھڑایا الہی

مجھے نیک انسان بنا یا الہی

﴿۳﴾ اپنے عیوب پر نظر رکھئے

تَكْبُر سے بچنے کے لئے اپنے عیوب پر نظر رکھنا بہت مفید ہے اور اپنی عادات و اطوار کو تقویٰ کی چھلنی سے گزانا عیوب و نقائص کی پہچان کے لئے بہت معاون ہے۔ دافعِ رنج و ملال، صاحبِ جو دو نوال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ باکمال ہے:

”عنقریب میری اُمت کو پچھلی اُمتوں کی بیماری لاحق ہوگی،“ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: ”پچھلی اُمتوں کی بیماری کیا ہے؟“ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: ”تَكْبَر کرنا، اترانا، کثرت سے مال جمع کرنا اور دنیا میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانا نیز آپس میں بغض و حسد رکھنا، بُخل کرنا، یہاں تک کہ وہ ظُلُم میں تبدیل ہو جائے اور پھر فتنہ و فساد بن جائے۔“ (المعجم الاوسط، الحديث: ۹۰۱۶، ج ۶، ص ۴۸)

﴿۴﴾ نقصانات پیشِ نظر رکھئے

مہلکات (مہل۔ ل۔ کات) کا ایک علاج یہ بھی ہے کہ جب کسی مُہلک کے درپیش ہونے کا اندیشہ ہو تو اُس کے نقصانات و عذابات پر خوب غور کرے تاکہ اپنے اندر اُس مُہلک (یعنی ہلاک کرنے والے عمل) سے بچنے کا جذبہ پیدا ہو۔

﴿۵﴾ عاجزی اختیار کر لیجئے

اپنے دل سے تَكْبَر کی گندگی کو صاف کرنے کے لئے عاجزی کا پانی استعمال کرنا بے حد مفید ہے، خاتمُ المرسلین، رحمۃ اللہ علیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”تواضع (یعنی عاجزی) اختیار کرو اور مسکینوں کے ساتھ بیٹھا کرو اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کے بڑے مرتبے والے بندے بن جاؤ گے اور تَكْبَر سے بھی بری ہو جاؤ گے۔“ (کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، الحديث: ۵۷۲۲، ج ۳، ص ۴۹)

خنزیر سے بدتر

غرور و تَكْبَر نے نہ کسی کوشائستگی (شائس۔ ت۔ گی) بخشی ہے اور نہ کسی کو عظمت و سر بلندی کی چوٹی پر پہنچایا ہے، ہاں! ذلت کی پستیتوں میں ضرور گرایا ہے جیسا کہ نبی مکرم، ﷺ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ مُعظم ہے: ”جو اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کے لئے عاجزی اختیار کرے اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اسے بلندی عطا فرمائے گا، پس وہ خود کو کمزور سمجھے گا مگر لوگوں کی نظروں میں عظیم ہوگا اور جو تَكْبَر کرے اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اسے ذلیل کر دے گا،

پس وہ لوگوں کی نظروں میں چھوٹا ہوگا مگر خود کو بڑا سمجھتا ہوگا یہاں تک کہ وہ لوگوں کے نزدیک کتے اور خنزیر سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔“

(کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، الحدیث: ۵۷۳۴، ج ۳، ص ۵۰)

ہر ایک کے سر میں لگام

ایک اور جگہ فرمانِ عالیشان ہے: ”ہر انسان کے سر میں ایک لگام ہوتی ہے جو ایک فرشتے کے ہاتھ میں ہوتی ہے، جب بندہ تواضع کرتا ہے تو اس لگام کے ذریعے اُسے بلندی عطا کی جاتی ہے اور فرشتہ کہتا ہے: ”بلند ہو جا! اللہ عزوجل تجھے بلند فرمائے۔“ اور اگر وہ اپنے آپ کو (تکبر سے) خود ہی بلند کرتا ہے تو وہ اُسے زمین کی جانب پست (یعنی نیچا) کر کے کہتا ہے: ”پست (یعنی نیچا) ہو جا! اللہ عزوجل تجھے پست کرے۔“

(کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، باب التواضع، الحدیث: ۵۷۴۱، ج ۳، ص ۵۰)

کیا یہ بھی مجھ سے بہتر ہو سکتا ہے!

حضرت سیدنا امام حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی اس قدر مُنْکَسِرُ المزاج تھے کہ ہر فرد کو اپنے سے بہتر تَصَوُّر کرتے۔ اس کا سبب یہ ہوا کہ ایک دن دریائے دجلہ پر کسی حبشی کو عورت کے ساتھ اس طرح شراب نوشی میں مبتلا دیکھا کہ شراب کی بوتل اُسکے سامنے تھی۔ اُس وقت آپ کو یہ تَصَوُّر ہوا کہ کیا یہ بھی مجھ سے بہتر ہو سکتا ہے؟ کیونکہ یہ تو شرابی ہے۔ اسی دوران ایک کشتی سامنے آئی جس میں سات افراد تھے اور وہ غرق ہو گئی، یہ دیکھ کر حبشی پانی میں کود گیا اور چھ افراد کو ایک ایک کر کے نکالا۔ پھر آپ سے عرض کیا: آپ صرف ایک ہی کی جان بچالیں۔ میں تو یہ امتحان لے رہا تھا کہ آپ کی چشمِ باطن کھلی ہوئی ہے یا نہیں! اور یہ عورت جو میرے پاس ہے، میری

والدہ ہیں اور اس بوتل میں سادہ پانی ہے۔ یہ سنتے ہی آپ اس یقین کے ساتھ کہ یہ تو کوئی غیبی شخص ہے اُس کے قدموں میں گر پڑے اور حبشی سے کہا کہ جس طرح تو نے چھ افراد کی جان بچائی اسی طرح تَكْبَر سے میری جان بھی بچا دے۔ اُس نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو نور بصیرت عطا فرمائے یعنی رُکبر و خُوت (رُکب - رُوخ - وُث) کو دُور کر دے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اس کے بعد اپنے آپ کو کبھی بہتر تَصَوُّر نہیں کیا۔

(تذکرۃ الاولیاء فارسی، ص ۴۳)

عاجزی کا ایک پہلو

حضرت سیدنا حَسَن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”تَوَاضَع یہ ہے کہ جب تم اپنے گھر سے نکلو تو جس مسلمان سے بھی ملو اُسے اپنے آپ سے افضل جانو۔“

(الزواج عن اقتراح الکبائر، ج ۱، ص ۱۶۳)

میں سب سے بُرا ہوں نگاہِ کرم ہو مگر آپ کا ہوں نگاہِ کرم ہو

عاجزی کس حد تک کی جائے؟

دیگر اخلاقی عادات کی طرح عاجزی میں بھی اعتدال رکھنا بہت ضروری ہے کیونکہ اگر عاجزی میں بلا ضرورت زیادتی کی تو ذلت اور کمی کی تو تَكْبَر میں جا پڑنے کا خدشہ ہے۔ لہذا اس حد تک عاجزی کی جائے جس میں ذلت اور ہلکا پن نہ

ہو۔ (احیاء العلوم، ج ۳، ص ۴۵۱)

﴿۶﴾ سلام میں پہل کیجئے

ہر مسلمان کو امیر ہو یا غریب، بڑا ہو یا چھوٹا سلام میں پہل کیجئے۔ ہمارے مَدَنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تو بچوں کو بھی سلام میں پہل فرمایا کرتے تھے۔ حضرت

سَيِّدُنَا اَنَسُ رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہ چند لڑکوں کے پاس سے گزرے تو اُن کو سلام کیا، پھر فرمایا:
”رَسُولُ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔“

(صحیح البخاری، کتاب الاستئذان، باب تسلیم علی الصبیان، الحدیث ۶۲۴۷، ج ۴، ص ۱۷۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کس قدر مُنْكَسِرُ الْمَزَاج ہیں کہ چھوٹوں کو بھی سلام میں پہل کیا کرتے ہیں۔
کاش! ہم بھی اگر بڑے ہیں تو چھوٹوں کے پہل کرنے کا انتظار کئے بغیر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عاجزی والی سُنّت ”پہلے سلام کرنا“ ادا کر لیا کریں۔

تری سادگی پہ لاکھوں، تری عاجزی پہ لاکھوں
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
ہوں سلام عاجزانہ مدنی مدینے والے

سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے بری ہے

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے
ہیں، فرمایا: ”پہلے سلام کہنے والا تَكْبَر سے بری ہے۔“

(شعب الایمان، باب فی مقارۃ وموادۃ اهل الدین، الحدیث ۸۷۸۶، ج ۶، ص ۴۳۳)

قُرْبُ اللہ کا حقدار

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی گئی: ”یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! جب دو شخص ملاقات کریں تو پہلے کون سلام کرے؟“ فرمایا: ”پہلے سلام کرنے والا اللہ سے عَزَّ وَجَلَّ کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔“

(جامع الترمذی، کتاب الاستئذان والآداب، الحدیث ۲۷۰۳، ج ۴، ص ۳۱۸)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سلام میں پہل کی عادت مبارکہ

حضرت مولانا سید ابوب علی علیہ رحمۃ القوی کا بیان ہے کہ ”کوہ بھوالی سے میری طلبی فرمائی جاتی ہے، میں بہ ہمراہی شہزادہ اَصغر (حضور مفتی اعظم ہند) حضرت مولانا مولوی شاہ محمد مصطفیٰ رضا خاں صاحب مدظلہ الاقدس، بعد مغرب وہاں پہنچتا ہوں، شہزادہ مدروح (مم۔ دوح یعنی جس کی تعریف کی جائے) اندر مکان میں جاتے ہوئے یہ فرماتے ہیں: ”ابھی حضور کو آپ کے آنے کی اطلاع کرتا ہوں۔“ مگر باوجود اس آگاہی کے کہ حضور (یعنی امام اہلسنت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن) تشریف لانے والے ہیں، تقدیم سلام سرکار (یعنی سلام میں پہل اعلیٰ حضرت) ہی فرماتے ہیں، اس وقت دیکھتا ہوں کہ حضور بالکل میرے پاس جلوہ فرما ہیں۔“ (حیات اعلیٰ حضرت، ج ۱، ص ۹۶)

عاشقِ اعلیٰ حضرت امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی عادتِ کریمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقِ اعلیٰ حضرت شیخ طریقت امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ العالی بھی حتی المقدور ملنے والوں سے سلام میں پہل فرماتے ہیں۔ ایک مدنی اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ میں نے بارہا کوشش کی کہ میں امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کو پہلے سلام کروں مگر آپ دامت برکاتہم العالیہ کی عادتِ کریمہ کی وجہ سے بہت کم مواقع پر ایسا کرنے میں کامیاب ہو سکا۔

اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ کی اعلیٰ حضرت اور امیرِ اہلسنت پر رحمت ہو اور اُن

کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿۷﴾ اپنا سامان خود اٹھائیے

شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے:
 ”جس نے اپنا سامان خود اٹھا لیا وہ تَكْبَر سے آزاد ہو گیا۔“

(شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، فصل فی التواضع، الحدیث: ۸۲۰۱، ج ۶، ص ۲۹۲)

﴿۸﴾ ان اعمال کو اختیار کیجئے

مُحِبُّ رَبِّ الْعِزَّت، مُحْسِنِ الْإِنْسَانِیَّتِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ براءت
 نشان ہے: ”اُولُ کَالْبَاسِ پھینکا، مَوْمِنُ فُقَرَاءِ کی صحبت میں بیٹھنا، دراز گوش (گدھے)
 پر سواری کرنا اور بکری کورسی سے باندھ دینا تَكْبَر سے براءت (یعنی پھینکارے)
 کے اسباب ہیں۔“

(شعب الایمان، باب فی الملابس والاوانی، الحدیث: ۶۱۶۱، ج ۵، ص ۱۵۳)

بکری کی کھال پر بیٹھنے کی برکت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250

صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“، جلد اول حصہ 2 صفحہ 403 پر ہے:
 ”بکری اور مینڈھے کی (پکائی ہوئی یعنی مخصوص طریقے سے خشک کی ہوئی) کھال پر بیٹھنے اور
 پہننے سے مزاج میں نرمی اور انکسار پیدا ہوتا ہے۔“ (بہارِ شریعت، جلد اول، ص ۴۰۳)
 اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ اپنے بیٹھنے کی جگہ پر
 عموماً بکری کی (خشک کی ہوئی) کھال بچھانے کا اہتمام فرماتے ہیں بلکہ بیان کے دوران
 بھی اکثر اوقات آپ دامت برکاتہم العالیہ کی فرشی چٹائی پر بکری کی کھال بچھی ہوئی ہوتی ہے۔
 میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی کوشش کر کے اپنے بیٹھنے کی جگہ پر بکری یا مینڈھے کی

(خشک کی ہوئی) کھال بچھا لیجئے اور اس کی برکتوں کا کھلی آنکھوں سے نظارہ کیجئے۔

﴿۹﴾ صدقہ دیجئے

حضرت سیدنا عمر و بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”مسلمان کا صدقہ عمر میں زیادتی کا سبب ہے اور بُری موت سے بچاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے تَكْبَر و فخر کو دور فرمادیتا ہے۔“

(مجمع الزوائد، کتاب الزکاة، باب فضل الصدقة، رقم ۴۶۰۹، ج ۳، ص ۲۸۴)

﴿۱۰﴾ حق بات تسلیم کر لیجئے

جب کسی ہم عصر سے اختلافِ رائے ہو، پھر آپ پر کھل جائے کہ وہ حق پر ہے تو ضد کرنے کے بجائے سر تسلیم خم کر لیجئے۔ پھر اس کے سامنے اس بات کا اعتراف کرتے ہوئے بیانِ حق پر اس کی تعریف بھی کیجئے کہ ”آپ دُرست فرما رہے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔“ اعترافِ حق کا یہ اقرار اگرچہ نفس پر بہت بہت گراں ہے، مگر مسلسل ایسا کرتے رہنے سے حق کا اعتراف کرنا آپ کی عادت بن جائے گی اور اس کی برکت سے تَكْبَر سے بھی جان چھوٹی چلی جائے گی۔

﴿۱۱﴾ اپنی غلطی مان لیجئے

انسان خطا اور بھول کا مُرکَّب ہے لہذا جب بھی کوئی آپ کی کسی غلطی کی نشاندہی کرے اپنی غلطی مان لیجئے چاہے وہ عمر، تجربے اور تہمتوں میں آپ سے کم ہی کیوں نہ ہو۔

غلطی کا اعتراف

جلیل القدر محدث امام دارِ قُطنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی جب نو عمر طالبِ علم تھے تو

ایک دن حضرت سیّدنا امام انباری علیہ رحمۃ اللہ الباری کی درسگاہ میں حاضر ہوئے۔ حدیث لکھوانے میں امام انباری علیہ رحمۃ اللہ الباری نے ایک راوی کے نام میں غلطی کی، حضرت سیّدنا دارقُطنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کمالِ ادب کے سبب امام انباری علیہ رحمۃ اللہ الباری کو تو ٹوک نہیں سکے مگر ان کے مُستَمَلّی کو جو ان کی آواز شاگردوں تک پہنچاتا تھا اس غلطی سے آگاہ کر دیا۔ جب دوسرے جمعہ کو امام دارقُطنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی پھر مجلس درس میں گئے تو امام انباری علیہ رحمۃ اللہ الباری کا جوشِ حق پسندی اور بے نفسی کا عالم دیکھنے کہ انھوں نے بھری مجلس کے سامنے یہ اعلان فرمایا کہ اُس روز فلاں نام میں مجھ سے غلطی ہوگئی تھی تو اس نوجوان طالب علم نے مجھ کو آگاہ کر دیا۔ (تاریخ بغداد، ج ۳، ص ۴۰۰)

امیرِ اہلسنّت و اہلِ برکاتہم العالیہ کا مَدَنی انداز

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتُہم العالیہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب، حبیبِ لبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میں ایسے عظیم الشان اوصاف و کمالات سے نوازا ہے کہ فی زمانہ اس کی مثال ملنا مشکل ہے۔ وقتاً فوقتاً مختلف مقامات پر ہونے والے ”مَدَنی مذاکرات“ میں اسلامی بھائی مختلف قسم کے مثلاً عقائد و اعمال، فضائل و مناقب، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، سائنس و طب، اخلاقیات و اسلامی معلومات، معاشی و معاشرتی و تنظیمی معاملات اور دیگر بہت سے موضوعات کے متعلق سوالات کرتے ہیں اور شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ انہیں حکمت آموز و عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں ڈوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔ علم کا سمندر ہونے کے باوجود آپ دامت برکاتہم العالیہ آغاز میں شرکائے مَدَنی مذاکرہ سے کچھ اس طرح عاجزی

بھرے الفاظ ارشاد فرماتے ہیں: ”آپ سوالات کیجئے، مگر ہر سوال کا جواب وہ بھی بالصَّواب (یعنی دُرست) دے پاؤں، ضروری نہیں، معلوم ہوا تو عرض کرنے کی کوشش کروں گا۔ اگر مجھے بھول کر تپائیں تو فوراً میری اصلاح فرمائیں، مجھے اپنے موقف پر بے جا اڑتا ہوا نہیں، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ شکر یہ کے ساتھ رُجوع کرتا پائیں گے۔“

اَللّٰهُمَّ عَزَّوَجَلَّ کَیْ اِنْ پَر رَحْمَتِ هُوَ اَوْر اِنْ کَے صَدَقَے هَمَارِی مَغْفِرَتِ هُوَ
امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿۱۲﴾ نمایاں حیثیت کے طالب نہ بنئے

اپنے رفقاء کے ساتھ ہوں یا کسی محفل میں کبھی بھی دل میں اس خواہش کو جگہ نہ دیجئے کہ مجھے نمایاں حیثیت دی جائے، اونچی جگہ بٹھایا جائے، میری آؤ بھگت کی جائے۔ ہاں! کسی نے از خود آپ کو نمایاں جگہ پر بیٹھنے کی درخواست کی تو قبول کرنے میں حرج نہیں۔ امیر المومنین حضرت سیدنا مولیٰ علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کہیں تشریف فرما ہوئے صاحب خانہ نے حضرت کے لئے مسند حاضر کی، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا: کوئی گدھا ہی عزّت کی بات قبول نہ کرے گا۔

(فتاویٰ رضویہ، ج ۲۳، ص ۷۱۹)

﴿۱۲﴾ گھر کے کام کیجئے

اگر کوئی عذر نہ ہو تو گھر کے چھوٹے موٹے کام خود کیجئے۔ گھر والوں کی ضرورت کا سامان اپنے ہاتھ سے اٹھا کر بازار سے گھر تک لائیے۔

گھر کے کام کاج کرنا سنت ہے

اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے آپ فرماتی ہیں کہ ”سلطانِ مکہ مکرمہ، سردارِ مدینہ منورہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنے کپڑے خودی لیتے اور اپنے نعلین مبارک گانٹھتے اور وہ سارے کام کرتے جو مرد اپنے گھروں میں کرتے ہیں۔“ (الجامع الصغیر، الحدیث ۷۰۱۸، ص ۴۳۳)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

چیز کا مالک اسے اٹھانے کا زیادہ حقدار ہے

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قراقلب و سینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ بازار گیا۔ ایک دکان سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے چادر، ہم کا پانچا، خریدا، جب واپس پلٹے تو میں نے رسولِ کریم، رُؤفٌ رَحِیمٌ عَلَیْہِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَ التَّسْلِیمِ سے پانچا کے واسطے غرض سے پکڑا تا کہ اسے میں اٹھا لوں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجھے منع فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”چیز کا مالک اسے اٹھانے کا زیادہ حقدار ہے ہاں اگر وہ کمزور ہو، اسے اٹھانے سے عاجز ہو تو اس کا اسلامی بھائی اسے اٹھانے میں اس کی مدد کرے۔“

(تاریخ دمشق لابن عساکر، باب ما ورد فی شعرہ الخ، ج ۴، ص ۲۰۵ ملقطاً)

لکڑیوں کا گٹھا

حضرت سیدنا عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ اپنے باغ سے نکلے تو سر پر لکڑیوں کا گٹھا اٹھا رکھا تھا، کسی نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حیرت سے پوچھا: ”آپ

کے ہاں تو بیٹے اور غلام موجود ہیں جو اس کام کے لئے کافی ہیں۔“ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: ”میں اپنے نفس کی آزمائش کر رہا ہوں کہ یہ اس کام سے انکار تو نہیں کرتا۔“ (شرح صحیح البخاری لابن بطلال، ج ۱۰، ص ۲۱۴) تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صرف اس ارادے پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ اس کا عملی تجربہ بھی کیا کہ ”آیا! نفس سچا ہے یا جھوٹا!“

کمال میں کوئی کمی نہیں آتی

امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں: اگر کوئی کامل شخص اپنے گھروالوں کے لئے کوئی چیز اٹھا کر لے جائے تو اس سے اُس کے کمال میں کوئی کمی نہیں آتی۔ (احیاء العلوم، ج ۳، ص ۴۳۵)

عیال دار کو اپنا سامان خود اٹھانا مناسب ہے

ایک بزرگ فرماتے ہیں میں نے امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو دیکھا کہ آپ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے ایک درہم کا گوشت خریدا اور اسے اپنی چادر میں اٹھالیا، میں نے عرض کی: امیر المؤمنین! میں اٹھا کر لے جاتا ہوں۔ فرمایا: ”نہیں، عیال دار آدمی کو اپنا سامان خود اٹھانا مناسب ہے۔“ (احیاء العلوم، ج ۳، ص ۴۳۵)

گھر کے کام کر دیا کرتے

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی بہت بڑے عالم دین اور فقیہ ہونے کے باوجود عاجزی و انکساری کے پیکر تھے۔ حدیث شریف میں ہے: ”كَانَ يَكُونُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ لِعَنَى حُضُورِ صَلَاتِي

اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنے گھر کے کام کاج میں مشغول رہتے تھے (یعنی گھر والوں کا کام کرتے تھے)“ (صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب من كان في حاجة أهله، الحدیث ۶۷۶، ج ۱، ص ۲۴۱) اسی سنت پر عمل کرتے ہوئے صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ گھر کے کام کاج سے عار محسوس نہ فرماتے، گھر میں ترکاریاں چھیلنے، کاٹنے اور دوسرے کام بھی کر دیا کرتے تھے۔

(ماہنامہ اشرفیہ، صدر الشریعہ نمبر، ص ۵۴، ملخصاً)

اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ كَىٰ اِنْ سَبَّ بِرَحْمَتِ هُوَ اَوْ اَنْ كَىٰ صَدَقَ هَمَارِ مَغْفِرَتِ هُوَ۔
امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿۱۴﴾ خود ملاقات کے لئے جائیے

دوسروں کو اپنے پاس بلانے کے بجائے نفس کے تَكْبَر کو توڑنے کے لئے حتیٰ الامکان خود چل کر ملاقات کرنے جائیے۔

﴿۱۵﴾ غریبوں کی دعوت بھی قبول کیجئے

صرف امیروں سے تعلقات بڑھانے اور ان کے ہاں دعوتوں پر جانے کے عادی نہ بنئے بلکہ اپنے شناساؤں میں غریبوں کو بھی شامل کیجئے اور جب وہ آپ کو دعوت دیں تو قبول کیجئے۔

ایسی دعوت روز قبول کروں

ایک کسمن صاحبزادے نہایت ہی بے تکلفانہ انداز میں سادگی کے ساتھ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی خدمت میں

حاضر ہوئے اور عرض کی: ”میری بوا (یعنی بوڑھی والدہ) نے تمہاری دعوت کی ہے، کل صبح کو بلایا ہے۔“ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت نے بڑی اپنائیت و شفقت سے اُن سے دریافت فرمایا: ”مجھے دعوت میں کیا کھلائیے گا؟“ اِس پر اُن صاحبزادے نے اپنے گرتے کا دامن جو دونوں ہاتھوں سے پکڑے ہوئے تھے پھیلا دیا، جس میں ماش کی دال اور دو چار مرچیں پڑی ہوئی تھیں۔ کہنے لگے: دیکھئے نا! یہ دال لایا ہوں۔ حضور نے ان کے سر پر دستِ شفقت پھیرتے ہوئے فرمایا: ”اپٹھا میں اور (خادمِ خاص حاجی کفایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) یہ کل دس بجے آئیں گے۔“ اور حاجی صاحب سے فرمایا مکان کا پتہ دریافت کر لیجئے۔ غرض صاحبزادے مکان کا پتہ بتا کر خوش خوش چلے گئے۔

دوسرے دن جب وقتِ مقررہ پر اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت عصائے مبارک ہاتھ میں لئے ہوئے باہر تشریف لائے اور حاجی صاحب سے فرمایا: ”چلئے۔“ (تو) انہوں نے عرض کی: ”کہاں؟“ فرمایا: ”ان صاحبزادے کے یہاں دعوت کا جو وعدہ کیا ہے، آپ کو مکان کا پتہ معلوم ہو گیا ہے یا نہیں؟“ عرض کی: ”ہاں حضور! ملوک پور میں ہے۔“ اور ساتھ ہو لئے۔ جس وقت مکان پر پہنچے تو وہ صاحبزادے دروازہ پر کھڑے انتظار میں تھے۔ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت کو دیکھتے ہی یہ کہتے ہوئے مکان کے اندر کی طرف بھاگے: ”مولوی صاحب آ گئے۔“ دروازہ کے باہر ایک چھپر بنا ہوا تھا۔ آپ علیہ رحمۃ رب العزت وہاں کھڑے ہو کر انتظار فرمانے لگے۔ کچھ دیر بعد ایک بوسیدہ چٹائی آئی اور ڈھلیا میں موٹی موٹی باجرہ کی روٹیاں اور مٹی کی رکابی میں وہی ماش کی دال جس میں مرچوں کے ٹکڑے پڑے ہوئے تھے، لا کر رکھ دی گئی اور وہ

صاحبزادے کہنے لگے: ”کھائیے۔“ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت نے فرمایا: ”بہت اچھا! کھاتا ہوں، ہاتھ دھونے کے لئے پانی لے آئیے۔“ اُدھر وہ پانی لانے کو گئے اور اُدھر حاجی صاحب نے کہا کہ حضور! یہ مکان نقارچی (یعنی نقارہ بجانے والے) کا ہے۔ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت یہ سن کر گہیدہ خاطر (یعنی رنجیدہ) ہوئے اور طنز اُفرمایا: ”ابھی کیوں کہا، کھانا کھانے کے بعد کہا ہوتا!“ اتنے میں وہ صاحبزادے پانی لے کر آ گئے۔ آپ علیہ رحمۃ رب العزت نے دریافت فرمایا: ”آپ کے والد صاحب کہاں ہیں اور کیا کام کرتے ہیں؟“ دروازہ کے پردے کے پیچھے سے ان صاحبزادے کی والدہ صاحبہ نے عرض کی: ”حضور! میرے شوہر کا انتقال ہو گیا، وہ کسی زمانے میں ثوبت (یعنی نقارہ) بجاتے تھے، اس کے بعد توبہ کر لی تھی، اب صرف یہ لڑکا ہے جو راج مزدوروں کے ساتھ مزدوری کرتا ہے۔“ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت نے یہ سن کر دعائے خیر و برکت فرمائی۔ حاجی صاحب نے حضور کے ہاتھ دھلوائے اور خود بھی ہاتھ دھو کر شریکِ طعام ہو گئے مگر دل ہی دل میں یہ سوچتے رہے کہ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت کو کھانے میں بہت احتیاط ہے، غذا میں سو جی کے بسکٹ کا استعمال ہے، یہ روٹی اور وہ بھی باجرے کی اور اس پر ماش کی دال، کس طرح تناول فرمائیں گے؟“ مگر قربانِ اس اخلاق اور دلداری کے کہ میزبان کی خوشی کے لئے خوب سیر ہو کر کھایا۔ حاجی صاحب کا بیان ہے کہ میں جب تک کھاتا رہا، اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت بھی برابر تناول فرماتے رہے وہاں سے واپسی میں پولیس چوکی کے قریب میرے شبہ کو دور کرنے کے لئے ارشاد فرمایا: اگر ایسی خلوص کی دعوت روز ہو تو میں روز قبول کروں۔“ (حیات اعلیٰ حضرت، ج ۱، ص ۱۲۲، ۱۲۳)

غریبوں پر خصوصی شفقت

محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا محمد سردار احمد قادری علیہ رحمۃ اللہ القوی عموماً مالداروں کی دعوت قبول نہ کرتے تھے لیکن اس کے برعکس اگر کوئی غریب مسلمان دعوت کی پیشکش کرتا تو جہاں تک ممکن ہوتا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قبول فرما لیتے اور اس کے معمولی و سادہ کھانے پر بھی اُس کی تعریف فرماتے تاکہ اس کے دل میں کوئی ملال نہ آئے۔ ایک مرتبہ ایک غریب آدمی کی دعوت پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کے گھر تشریف لے گئے۔ وہاں جا کر معلوم ہوا کہ اس کا مکان چھپر نما اور بدبودار علاقہ میں واقع تھا مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کی دلجوئی کے لئے اس کے ہاں کھانا تناول فرمایا اور اپنے کسی عمل سے اُس غریب کو محسوس نہ ہونے دیا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بدبو محسوس کر رہے ہیں، حالانکہ عام حالات میں معمولی سی بدبو بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے لئے ناگوار ہوتی۔ (حیات محدث اعظم، ص ۱۸۴، ملخصاً)

اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿۱۶﴾ لباس میں سادگی اختیار کیجئے

لباس میں سادگی اختیار کیجئے۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ حصہ 16 صفحہ 52 پر صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں: اتنا لباس جس سے ستر عورت ہو جائے اور گرمی سردی کی

تکلیف سے بچے فرض ہے اور اس سے زائد جس سے زینت مقصود ہو اور یہ کہ جبکہ اللہ (عزوجل) نے دیا ہے تو اُس کی نعمت کا اظہار کیا جائے، یہ مُسْتَحَب ہے۔ خاص موقع پر مثلاً جمعہ یا عید کے دن عمدہ کپڑے پہننا مُباح ہے۔ اس قسم کے کپڑے روز نہ پہنے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اترانے لگے اور غریبوں کو جن کے پاس ایسے کپڑے نہیں ہیں نظرِ حقارت سے دیکھے، لہذا اس سے بچنا ہی چاہیے۔ اور تَكْبَر کے طور پر جو لباس ہو وہ ممنوع ہے، تَكْبَر ہے یا نہیں اس کی شناخت یوں کرے کہ ان کپڑوں کے پہننے سے پہلے اپنی جو حالت پاتا تھا اگر پہننے کے بعد بھی وہی حالت ہے تو معلوم ہوا کہ ان کپڑوں سے تَكْبَر پیدا نہیں ہوا۔ اگر وہ حالت اب باقی نہیں رہی تو تَكْبَر آگیا۔ لہذا ایسے کپڑے سے بچے کہ تَكْبَر بہت بُری صفت ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الحظرو الإباحة، فصل في اللبس، ج ۹، ص ۵۷۹)

کاش! یہ لباس نرم نہ ہوتا

حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب تک خلیفہ نہیں بنے تھے آپ کے لئے جُبہ ایک ہزار دینار میں خریدا جاتا تھا مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے اگر یہ کھردرا نہ ہوتا (بلکہ خوب ملائم ہوتا) تو کتنا اچھا تھا لیکن جب تختِ خلافت پر متمکن (مُت۔ مَن۔ رکن) ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے لئے پانچ درہم کا کپڑا خریدا جاتا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے اگر یہ نرم نہ ہوتا (بلکہ کھردرا ہوتا) تو کتنا اچھا تھا! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا گیا: اے امیر المؤمنین! آپ کا وہ عمدہ لباس، اعلیٰ سواری اور بیش قیمت عطر کہاں گیا؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: میرا نفس زینت کا شوق رکھنے

والا ہے وہ جب کسی دُنیوی مرتبے کا مزا چکھتا تو اس سے اوپر والے مرتبے کا شوق رکھتا، یہاں تک کہ جب میں نے خلافت کا مزا چکھا جو سب سے بلند مرتبہ ہے تو اب اُس چیز کا شوق ہوا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے (یعنی جنت)۔ (احیاء علوم الدین، ج ۳، ص ۴۳۶)

امیرِ اہلسنت وامت برکاتہم العالیہ کی سادگی

امیرِ اہلسنت وامت برکاتہم العالیہ عموماً سادہ اور سفید لباس بغیر استری کے استعمال کرنا پسند فرماتے ہیں جبکہ سر پر کھلتے ہوئے سبز رنگ کا سادہ عمامہ باندھتے ہیں۔ ایک مدنی مذاکرے میں اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے کچھ یوں ارشاد فرمایا: ”میں عمدہ اور مہنگا لباس پہننا پسند نہیں کرتا حالانکہ میں اللہ عزوجل کے کرم سے بہترین لباس پہن سکتا ہوں۔ مجھے تحفے میں بھی لوگ نہایت قیمتی اور چمکدار قسم کے کپڑے دے جاتے ہیں لیکن میں خود پہننے کی بجائے کسی اور کو دے دیتا ہوں کیونکہ ایک تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میرے مزاج میں اللہ تعالیٰ نے سادگی عطا فرمائی ہے، دوسرا میرے پیچھے لاکھوں لوگ ہیں اگر میں مہنگے ترین لباس پہنوں گا تو یہ بھی میری پیروی کرنے کی کوشش کریں گے۔ مالدار اسلامی بھائی تو شاید پیروی کرنے میں کامیاب ہو بھی جائیں لیکن میرے غریب اسلامی بھائی کہاں جائیں گے اس لئے میں اپنے غریب اسلامی بھائیوں کی محبت میں عمدہ لباس پہننے سے کتراتا ہوں۔“

اَللّٰہُمَّ عَزَّوَجَلَّ کَیْ اَنْ پَر رَحْمَتِ هُوَ اَوْر اَنْ کَی صَدَقَہِ ہِمَارِی مَغْفِرَتِ هُوَ۔

اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

﴿۱۷﴾ مدنی ماحول اپنا لیجئے

تکبر اور دیگر گناہوں سے بچنے کا جذبہ پانے کے لئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اپنا لیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ!

”دعوتِ اسلامی“ نے لاکھوں مسلمانوں بالخصوص نوجوان اسلامی بھائیوں اور بہنوں کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا کر دیا، کئی بگڑے ہوئے نوجوان توبہ کر کے راہِ راست پر آ گئے، بے نمازی نہ صرف نمازی بلکہ نمازیں پڑھانے والے (یعنی امام مسجد) بن گئے، ماں باپ سے نازیبا رویہ اختیار کرنے والے باادب ہو گئے، کفر کے اندھیروں میں بھٹکنے والوں کو نورِ اسلام نصیب ہوا، یورپی ممالک کی رنگینیوں کو دیکھنے کے خواہش مند کعبۃ المشرّفہ و گنبدِ خضرا کی زیارت کے لئے بیقرار رہنے لگے، دنیا کے بے جا غموں میں گھلنے والے فکرِ آخرت کی مدنی سوچ کے حامل بن گئے، فُحش رسائل اور پھوہڑا نجسٹوں کے شائقینِ علمائے اہلسنت دَامَتْ قُصُصُہُم کے رسائل اور دیگر دینی کتب کا مطالعہ کرنے لگے، تفریح کی خاطر سفر کے عادی مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے بن گئے اور محض دنیا کی دولت اکٹھی کرنے کو مقصدِ حیات سمجھنے والوں نے اس مدنی مقصد کو اپنالیا کہ (ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ) ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ ”دعوتِ اسلامی“ سے وابستہ ہونے کی برکت سے اعلیٰ اخلاقی

اَوْصافِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ آپ کے کردار کا بھی حصّہ بنتے چلے جائیں گے۔ ہر اسلامی بھائی کو چاہیے کہ وہ اپنے شہر میں ہونے والے ”دعوتِ اسلامی“ کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرے اور راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سفر کرے۔ اِنْ مدنی قافلوں میں سفر کی بَرَکت سے آپ کی زندگی میں مدنی انقلاب برپا ہو جائے گا، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔ اسلامی بہنوں کو بھی چاہئے کہ اپنے شہر میں ہونے والے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کریں اور دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں کی مسافرہ بننے کی سعادت بھی حاصل فرماتی رہیں مگر اسلامی بہنوں کے مدنی قافلے کی ہر مسافرہ کے ساتھ اُس کے بچوں کے اُویا قابلِ اعتماد محرم کا ساتھ ہونا لازمی ہے نیز ذمّے داران کو اپنی مرضی سے مدنی قافلے سفر کروانے کی اجازت نہیں مثلاً پاکستان کی اسلامی بہنوں کے مدنی قافلے کے لئے ”اسلامی بہنوں کی مجلس برائے پاکستان“ کی منظوری ضروری ہے۔

ایماں کی بہار آئی فیضانِ مدینہ میں

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ”فیضانِ سنت“ جلد 2 کے 505 صفحات پر مشتمل باب، ”غیبت کی تباہ کاریاں“ صَفْحَہ 96 پر شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار

قادری دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں: سلطان آباد (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لب لباب ہے کہ ہمارے علاقے میں ایک غیر مسلم (عمر تقریباً 30 سال) اپنے دوستوں کے ساتھ رہتا تھا جن میں کچھ مسلمان بھی تھے، آج کل کے اکثر نوجوانوں کی طرح یہ لوگ بھی کیبل پر فلمیں ڈرامے دیکھا کرتے تھے۔ جب رَمَضَانُ الْمَبَارَكُ (۱۴۲۹ھ) میں مَدَنی چینل کا آغاز ہوا تو کیبل پر اس کے مَدَنی سلسلے جاری ہوئے، اُس غیر مسلم نے جب یہ سلسلے دیکھے تو اُسے بڑے اچھے لگے۔ اب وہ اکثر و بیشتر مَدَنی چینل ہی دیکھا کرتا، مَدَنی چینل کی برکت سے آخر کار وہ کفر کے اندھیرے سے نجات پانے اور اسلام کے نور سے اپنے دل کو چمکانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ حاضر ہوا، اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ پھر یہ اسلامی بھائی ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہزاروں اسلامی بھائیوں اور مَدَنی چینل کے ناظرین کے سامنے سرکارِ غوثِ اعظم علیہ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْاَكْرَم کا مُرید ہو کر قادری رضوی بھی بن گیا۔ نمازِ باجماعت کی پابندی شروع کر دی، چہرے پر داڑھی شریف سجالی، کبھی کبھار سبز سبز عمامہ شریف سر پر سجا کر اس کا فیض بھی لوٹنے لگا، دعوتِ اسلامی کے مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ (بالغان) میں قرآن مجید پڑھنے کا سلسلہ بھی شروع کر دیا۔ صحرائے مدینہ، مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے تین روزہ بین الاقوامی سنتوں بھرے اجتماع میں بھی

شریک ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اور ہم سب کو ایمان پر ثابت قدم رکھے۔

امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّد

کیا آپ نیک بننا چاہتے ہیں؟

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ! شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت

علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے اس پرفتن دور میں آسانی

سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقہ کار پر مشتمل شریعت و طریقت کا جامع

مجموعہ بنام ”مدنی انعامات“ بصورت سوالات عطا فرمایا ہے۔ اسلامی بھائیوں کیلئے

72، اسلامی بہنوں کیلئے 63 اور طلبہِ علم دین کیلئے 92، دینی طالبات کیلئے 83 اور مدنی

مُتَّو اور مُتَّوِیوں کیلئے 40 اور ”خصوصی اسلامی بھائیوں“ (یعنی گونگے بہروں) کے لئے 27

مدنی انعامات ہیں۔ بے شمار اسلامی بھائی، اسلامی بہنیں اور طلبہ ”مدنی انعامات“

کے مطابق عمل کر کے روزانہ سونے سے قبل ”فکرِ مدینہ“ یعنی اپنے اعمال کا جائزہ لے

کر ”مدنی انعامات“ کے پاکٹ سائز رسالے میں دیئے گئے خانے پُر کرتے ہیں۔

ان مدنی انعامات کو اپنا لینے کے بعد نیک بننے اور گناہوں سے بچنے کی راہ میں حائل

رُکاوٹیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بتدریج دور ہوتی چلی جاتی ہیں اور اس کی برکت

سے الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی

حفاظت کے لئے گڑھ بننے کا ذہن بھی بنتا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ باکردار مسلمان بننے کے

لئے مکتبہ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ”مدنی انعامات کا رسالہ“ حاصل کریں اور روزانہ فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کرتے ہوئے اس میں دیئے گئے خانے پُر کریں اور ہر مدنی یعنی قمری ماہ (ہجری سن) کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے مدنی انعامات کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیں۔

آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے خواب میں بشارت دی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے والے کس قدر خوش قسمت ہوتے ہیں اس کا اندازہ اس مدنی بہار سے لگائیے چنانچہ حیدرآباد (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح حلفیہ بیان ہے کہ ماہِ رجب المرجب ۱۴۲۶ھ کی ایک شب مجھے خواب میں مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت کی عظیم سعادت ملی۔ لبھائے مبارکہ کو جنبش ہوئی اور رحمت کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: جو اس ماہِ روزانہ پابندی سے مدنی انعامات سے متعلق فکرِ مدینہ کرے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی مغفرت فرما دیگا۔

مدنی انعامات کی بھی مرحبا کیا بات ہے

قربِ حق کے طالبوں کے واسطے سوغات ہے

(فیضانِ سنت، ج ۱، باب فیضانِ رمضان، ص ۱۱۳۵)

﴿۱۸﴾ سات مُفید اُوراد

پیارے اسلامی بھائیو! تکبیر سے بچنے کے لئے مذکورہ اُمور کے ساتھ ساتھ روحانی علاج بھی کیجئے، مثلاً

(1) جب بھی دل میں تکبیر محسوس ہو تو ”أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“ ایک بار پڑھنے کے بعد اُلٹے کندھے کی طرف تین بار تھوٹھو کر دیجئے۔

(2) روزانہ دس بار ”أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“ پڑھنے والے پر شیطان سے حفاظت کرنے کے لئے اللہ عزوجل ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے۔

(مسند ابی یعلیٰ، مسند انس بن مالک، الحدیث ۴۱۰۰، ج ۳، ص ۴۰۰ ملخصاً)

(3) سورۃ اخلاص گیارہ بار صبح (آدھی رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کرن چمکنے تک صبح ہے) پڑھنے والے پر اگر شیطان مع لشکر کے کوشش کرے کہ اس سے گناہ کرائے تو نہ کرا سکے جب تک کہ یہ خود نہ کرے۔ (الوظیفۃ الکبریٰ، الاذکار الصباحیۃ، ص ۱۸)

(4) سورۃ الناس پڑھ لینے سے بھی وسوسے دور ہوتے ہیں۔

(5) جو کوئی صبح و شام اکیس اکیس بار ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ“

پانی پر دم کر کے پی لیا کرے تو ان شاء اللہ عزوجل وسوسہ شیطانی سے بہت حد تک امن میں رہے گا۔ (مرآۃ المناجیح، باب الوسوسۃ، ج ۱، ص ۸۷)

(6) ”هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ“

کہنے سے فوراً وسوسہ دور ہو جاتا ہے۔

(7) سُبْحَنَ الْمَلِكِ الْخَالِقِ ط اِنْ يَشَا يُدْهِبْكُمْ وَيَا تَبَخَلَقِ
جَدِيدِ ط وَمَا ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ ۝ کی کثرت اسے (یعنی وسوسے کو) جڑ سے قطع
کر دیتی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ خزانہ شدہ، ج ۱ ص ۷۷۰)

علاج کے باوجود افاقہ نہ ہو تو؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر بھر پور علاج کے بعد بھی افاقہ نہ ہو تو گھبراہٹ
نہیں بلکہ علاج جاری رکھئے کہ ”دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا۔“ کیونکہ اگر ہم نے
علاج ترک کر دیا تو گویا خود کو مکمل طور پر شیطان کے حوالے کر دیا اور وہ ہمیں کاہنہ
چھوڑے گا۔ لہذا ہمیں چاہئے کہ تکبر سے جان چھڑانے کی کوشش جاری رکھیں۔
حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الہی (الْمُتَوَفَّى ۵۰۵ھ) ہم جیسوں کو سمجھاتے ہوئے لکھتے
ہیں: ”اگر تم محسوس کرو کہ شیطان، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے پناہ مانگنے کے باوجود تمہارا پیچھا
نہیں چھوڑتا اور غالب آنے کی کوشش کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو
ہمارے مجاہدے، ہماری قوت اور صبر کا امتحان مقصود ہے یعنی اللہ تعالیٰ آزماتا ہے کہ تم
شیطان سے مقابلہ اور محارَبہ (یعنی جنگ) کرتے ہو یا اس سے مغلوب ہو جاتے ہو۔“

(منہاج العابدین، العائق الثالث: الشیطن، ص ۴۶، ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”مدینہ“ کے پانچ حُرُوف کی نسبت سے 5 متفرق مدنی پھول

﴿1﴾ مکان کو ریشم، چاندی، سونے سے آراستہ کرنا مثلاً دیواروں، دروازوں پر ریشمی پردے لٹکانا اور جگہ جگہ قرینے سے سونے چاندی کے ظُرُوف و آلات (یعنی برتن اور اوزار) رکھنا، جس سے مقصود محض آرائش و زیبائش ہو تو کراہت ہے اور اگر تَكْبَر و تفاخر سے ایسا کرتا ہے تو ناجائز ہے۔ (ردالمحتار، ج ۹، ص ۵۸۵) غالباً کراہت کی وجہ یہ ہوگی کہ ایسی چیزیں اگرچہ ابتداءً تَكْبَر سے نہ ہوں، مگر بالآخر عموماً ان سے تَكْبَر پیدا ہو جایا کرتا ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۵۷)

﴿2﴾ ریشم کا رومال ناک وغیرہ پونچھنے یا وضو کے بعد ہاتھ منہ پونچھنے کے لیے رکھنا جائز ہے یعنی جبکہ اس سے پونچھنے کا کام لے، رومال کی طرح اُسے نہ رکھے اور تَكْبَر بھی مقصود نہ ہو۔ (ردالمحتار، کتاب الحظر و الإباحة، ج ۹، ص ۵۸۷ - ۵۸۸)

﴿3﴾ ناک، منہ پونچھنے کے لیے رومال رکھنا یا وضو کے بعد ہاتھ منہ پونچھنے کے لیے رومال رکھنا جائز ہے، اسی طرح پسینہ پونچھنے کے لیے رومال رکھنا جائز ہے اور اگر براہِ تَكْبَر ہو تو منع ہے۔“ (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الکراہیۃ، ج ۵، ص ۳۳۳)

﴿4﴾ یہ شخص سواری پر ہے اور اس کے ساتھ اور لوگ پیدل چل رہے ہیں، اگر محض اپنی شان دکھانے اور تَكْبَر کے لیے ایسا کرتا ہے تو منع ہے۔“ (الفتاویٰ

الہندیہ، ج ۵، ص ۳۶۰) اور ضرورت سے ہو تو حرج نہیں، مثلاً یہ بوڑھایا کمزور ہے کہ چل نہ سکے گایا ساتھ والے کسی طرح اس کے پیدل چلنے کو گوارا ہی نہیں کرتے جیسا کہ بعض مرتبہ علما و مشائخ کے ساتھ دوسرے لوگ خود پیدل چلتے ہیں اور ان کو پیدل چلنے نہیں دیتے، اس میں کراہت نہیں جبکہ اپنے دل کو قابو میں رکھیں اور تَكْبَر نہ آنے دیں اور محض ان لوگوں کی دلجوئی منظور ہو۔“ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۲۴۰)

﴿5﴾ قدِ کفایت سے زائد اس لیے کماتا ہے کہ فقراء و مساکین کی خبر گیری کر سکے گایا اپنے قریبی رشتے داروں کی مدد کرے گایہ مستحب ہے اور یہ نفل عبادت سے افضل ہے، اور اگر اس لیے کماتا ہے کہ مال و دولت زیادہ ہونے سے میری عزت و وقار میں اضافہ ہوگا، فخر و تَكْبَر مقصود نہ ہو تو یہ مباح ہے اور اگر محض مال کی کثرت یا تفاخر مقصود ہے تو منع ہے۔“

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الکراہیۃ، الباب الخامس عشر فی الکسب، ج ۵، ص ۳۴۹)

خبردار: غیبت حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے

غیبت کے خلاف اعلانِ جنگ

”نہ غیبت کریں گے نہ غیبت سنیں گے“

إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ

ماخذ و مراجع

- (۱) قرآن مجید کلام باری تعالی
- (۲) کُنْزُ الْإِيمَانِ فِي تَرْجُمَةِ الْقُرْآنِ الطَّبْصَاتِ امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ
- (۳) الْجَمَاعَةُ لِأَحْكَامِ الْقُرْآنِ ابو عبد اللہ محمد بن احمد الانصاری قرطبی متوفی ۶۷۱ھ
- (۴) روح البیان امام اسماعیل حقی الحنفی متوفی ۱۱۳۷ھ
- (۵) خزان العرفان سید نعم الدین مراد آبادی متوفی ۱۳۲۷ھ
- (۶) صَحِيحُ النَّحَّارِیِ امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ
- (۷) صحيح مسلم امام مسلم بن حجاج بن مسلم القشیری متوفی ۲۶۱ھ
- (۸) جامع الترمذی امام ابو نعیم محمد بن عیسیٰ الترمذی متوفی ۲۸۹ھ
- (۹) شَنْنُ أَبِي دَاوُدَ امام ابو داؤد و سلیمان بن اشعث متوفی ۲۷۵ھ
- (۱۰) الْمُعْجَمُ الْجَمِيعُ امام سلیمان بن احمد طبرانی متوفی ۳۲۰ھ
- (۱۱) الْمُعْجَمُ الْأَوْسَطُ امام سلیمان بن احمد طبرانی متوفی ۳۲۰ھ
- (۱۲) شُعَبُ الْإِيمَانِ امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ
- (۱۳) الجامع الصغير امام عبد الرحمن جلال الدین السیوطی متوفی ۹۱۱ھ
- (۱۴) كُنْزُ الْعُمَلِ علامہ علاء الدین علی المتقی الہمدی متوفی ۹۷۷ھ
- (۱۵) الْمُسْنَدُ لِلإمام احمد امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ
- (۱۶) الْمُسْنَدُ لِأَبِي يَعْلَى الْمُؤَصِّلِ شیخ الاسلام ابو یعلیٰ احمد الموصلی متوفی ۳۰۷ھ
- (۱۷) المستدرک علی الصحیحین امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ نشاپوری متوفی ۴۰۵ھ
- (۱۸) مُصَنَّفُ ابْنِ ابْنِ شَبَّهٍ ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ الکوفی متوفی ۲۳۵ھ
- (۱۹) مَجْمَعُ الزَّوَائِدِ حافظ نور الدین علی بن ابوبکر هيثمي متوفی ۸۰۷ھ
- (۲۰) الزُّهْدِ امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ
- (۲۱) حِلْيَةُ الْأَوْلِيَاءِ امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصطهباناتی متوفی ۴۲۰ھ
- (۲۲) الزَّوَاِجِرُ عَنْ اقْتِرَافِ الْكِبَائِرِ امام الشيخ ابن حجر مکی متوفی ۹۷۴ھ
- (۲۳) شرح صحيح البخاری لابن بقال ابوالحسن علی بن خلف بن ابطال القرطبی متوفی ۸۵۵ھ
- (۲۴) فيض القدير علامہ عبد الرؤف المناوی متوفی ۱۰۳۱ھ
- (۲۵) مِرْقَاةُ الْمَفَاتِيحِ علامہ ملا علی قاری متوفی ۱۰۱۴ھ
- (۲۶) مِرَاةُ الْمَنَاجِيحِ مفتی احمد یار خان نعمی متوفی ۱۳۹۱ھ
- (۲۷) تاریخ بغداد الحافظ احمد بن علی الخطیب متوفی ۴۶۳ھ
- مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
- مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
- دار الفکر بیروت
- کونین
- ضیاء القرآن کراچی
- دار الکتب العلمیہ بیروت
- دار ابن حزم بیروت
- دار الفکر بیروت
- دار احیاء التراث العربی
- دار احیاء التراث العربی
- دار الکتب العلمیہ بیروت
- دار الکتب العلمیہ بیروت
- دار الکتب العلمیہ بیروت
- دار الفکر بیروت
- دار الکتب العلمیہ بیروت
- دار المعرفہ بیروت
- دار الفکر بیروت
- دار الفکر بیروت
- دار الفکر بیروت
- دار الفکر بیروت
- المکتبۃ العصریہ بیروت
- دار الحدیث قاہرہ
- مکتبۃ الرشد عرب شریف
- دار الکتب العلمیہ بیروت
- دار الفکر بیروت
- ضیاء القرآن مرکز الاولیاء لاہور
- دار الکتب العلمیہ بیروت

(۲۸)	تاریخ دمشق	امام ابی القاسم علی ابن عساکر متوفی ۵۷۱ھ	دارالفکر بیروت
(۲۹)	تاریخ الخلفاء	امام عبد الرحمن جلال الدین السیوطی متوفی ۹۱۱ھ	باب المدینہ کراچی
(۳۰)	احیاء العلوم	امام محمد غزالی متوفی ۵۰۵ھ	دارصادر بیروت
(۳۱)	الحدیقة الندیة	علامہ عبدالغنی ناسی متوفی ۱۱۲۳ھ	پشاور
(۳۲)	تذکرۃ الاولیاء	شیخ فرید الدین عطار متوفی ۶۰۶/۶۱۶ھ	انتشارات مجتہد ایران
(۳۳)	مشقوی مولاناور	مولانا جلال الدین رومی متوفی ۶۷۲ھ	خدیجہ بی بی پبلشرز مرکز الاولیاء لاہور
(۳۴)	حیات اعلیٰ حضرت	مولانا ظفر الدین قادری متوفی ۱۳۸۲ھ	مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی
(۳۵)	حیات محمدؐ	حافظ محمد عطاء الرحمن قادری	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
(۳۶)	جامع العلوم والحکم	ڈاکٹر محمد کبراسماعیل متوفی ۷۹۵ھ	الفیصلیہ مکہ مکرمہ
(۳۷)	روحانی دکایات	علامہ عبدالصطفی اعظمی متوفی ۱۲۰۶ھ	مکتبہ نوحیہ باب المدینہ کراچی
(۳۸)	منہاج العابدین	امام محمد غزالی متوفی ۵۰۵ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
(۳۹)	الرسالة القشیریة	امام ابوالقاسم عبدالکریم القشیری متوفی ۴۶۵ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
(۴۰)	الابریر	علامہ عبدالعزیز الدبائس متوفی ۱۱۳۲ھ
(۴۱)	القول البلیغ	علامہ امام حافظ محمد بن عبدالرحمن السخاوی متوفی ۹۰۲ھ	مؤسسۃ الریان بیروت
(۴۲)	رد المحتار	علامہ محمد حیاتین بن علی متوفی ۱۲۵۲ھ	دارالمعرفہ بیروت
(۴۳)	فتاویٰ ہندیہ	علامہ ملا نظام الدین متوفی ۱۱۶۱ھ	کونھ
(۴۴)	فتاویٰ رضویہ	علیخضر ت امام احمد رضا متوفی ۱۳۳۶ھ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
(۴۵)	بہار شریعت	صدر الاشریہ مفتی احمد علی اعظمی متوفی ۱۳۷۶ھ	مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی
(۴۶)	ملفوظات اعلیٰ حضرت	علیخضر ت امام احمد رضا متوفی ۱۳۳۶ھ	مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی
(۴۷)	کفری نکات کے بارے میں سوال جواب	علامہ محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ	مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی
(۴۸)	غیبت کی تاہکاریاں	علامہ محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ	مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی
(۴۹)	101 مدنی پھول	علامہ محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ	مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی
(۵۰)	وظیفۃ الکریمة	علیخضر ت امام احمد رضا متوفی ۱۳۳۰ھ	ادارہ تحقیقات باب المدینہ کراچی
(۵۱)	فیضان سنت	علامہ محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ	مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی
(۵۲)	ماہنامہ اشرفیہ	علمائے اہلسنت	مبارک پور یو پی اٹھیا
(۵۳)	الشفر دات للراغب	علامہ راجب الاصغہانی متوفی ۵۰۲ھ	دارالاشامیہ بیروت



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِاَنَّہُ مِنْ اَمْرِ الْعَالَمِیْنَ بِشَہَادَتِہِ الرَّسُوْلِیِّ اَلْمُرْسَلِیِّ

سنت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوت اسلامی** کے مکے مکہ مدنی ماحول میں بکثرت سنتیں سکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات کو فیضانِ مدینہ محلہ سوداگر خان پُرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی عذنی اچھا ہے، عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سنتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ نہ کر کے اپنے یہاں کے ذوقدار کو جمع کروانے کا معمول بنالے، اِن شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابھرسنت بننے گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کڑھنے کا ذہن بنے گا، ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بٹائے کہ ”مجھ اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِن شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کے لیے **مدنی انعامات** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **مدنی قافلوں** میں سفر کرتا ہے۔ اِن شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

راولپنڈی: محلہ دار پور، کھل چوک، قاتل دوار۔ فون: 051-5553765
پشاور: چاندیانہ، محلہ گورگ، قبر ۱، طاہر سڑک، محلہ۔
خان پور: دارالچوک، محلہ گورگ۔ فون: 068-5571686
قرب شاہ: چکرا بازار، نزد مسلم کمرشل چوک۔ فون: 4362148
نکھر: چاندیانہ، محلہ، دروازہ۔ فون: 5619195
گورکھ پور: چاندیانہ، محلہ، شہر، دروازہ۔ فون: 055-4225653

کراچی: شہید سہرگودا۔ فون: 021-32203311
لاہور: بازار، محلہ گورگ، کھل چوک۔ فون: 042-7311679
سرمد آباد: محلہ گورگ، کھل چوک، دروازہ۔ فون: 041-2632625
کشمیر: چوک، محلہ گورگ۔ فون: 068274-37212
میرپور: چاندیانہ، محلہ، گورگ، دروازہ۔ فون: 022-2620122
نکھر: چاندیانہ، محلہ، گورگ، دروازہ۔ فون: 061-4511192
نکھر: چاندیانہ، محلہ، گورگ، دروازہ۔ فون: 044-2550767

مکتبۃ المدینہ فیضانِ مدینہ محلہ سوداگر خان پُرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کھراچی)

(دعوتِ اسلامی) فون: 4125858/4921389-93/4126999 فیکس:

Email: maktaba@dawateislami.net \ www.dawateislami.net